عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۲۷

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

الحمد للہ

ہفت روزہ

ختم نبوت انٹرنیشنل

کا

کمپیوٹرائز کتابت پر اجراء

انسانیت کے عظیم محسن

محمد ﷺ

ختم نبوت کے تاجدار

قادیانی مذہب کی تصویر کا ایک گھناؤنا رخ

نوادرات

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ صاحب

حافظ احسان الرحمن، عارف والا

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام دل و ذہن اور زبان پر آتے ہی ایمان و یقین اور راسخ العقیدہ ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ آپؒ نے برصغیر کی آزادی، تحفظ ختم نبوت، اصلاح معاشرہ اور فروغ جذبہ جہاد کے لئے صبر آزما، باوقار، دلیرانہ اور شاندار جدوجہد کی۔ بے شک آپؒ ہماری دینی، ملی اور سیاسی تاریخ کا قابل فخر باب ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

واقعی ایسی ہستیاں کبھی کبھار ہی پیدا ہوتی ہیں۔ آپ کی اسلامی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا وقت اور حالات کیسی بھی کروٹ لے لیں۔ مستقبل کا مورخ شاہ جی کی اس جدوجہد کا تذکرہ اور اعتراف کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ آپ نے اپنی اس طویل جدوجہد میں قول و فعل پر عمل کرتے ہوئے برصغیر کے کونے کونے، قریہ قریہ، بستی بستی میں اعلائے کلمۃ الحق کا درس دیا۔

آپ کی خطابت کا حسن آپ کی خوبصورت شخصیت کا عکس جمیل لئے ہوئے تھا۔ شاہ جی کی تقاریر بقول حکیم الامت اشرف علی تھانوی "عطاء الٰہی ہوتی تھیں۔"

حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے آپ کو اسلام کی چلتی پھرتی تلوار سے یاد فرمایا۔ مولانا شوکت علیؒ آپ کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

"عطاء اللہ شاہ بخاری بولتے نہیں موتی رولتے ہیں۔"

اور پھر سب سے بڑھ کر ممتاز مجاہد آزادی ختم نبوت آغا شورش کاشمیری نے شاہ جی کو عہد صحابہؓ کی یادگار سے تشبیہ دے کر یہاں تک فرما دیا کہ۔

محو ہو جائے گا وزدان نبوت کا گروہ
اپنے لہجہ میں بخاریؒ کا اثر لے کے چلو
(آغا شورش کاشمیری)

ان چند ابتدائی کلمات کے بعد حضرت شاہ جی کے اقوال جنہیں یقیناً "نوادرات کا درجہ حاصل ہے نیاز مندان و عشاقان بخاری کے لئے پیش کرنے کی توفیق حاصل کر رہا ہوں۔

آزادی برصغیر

آزادی سے قبل ایک سوال کے جواب میں فرمایا

"ملکی سیاست میں میری کارگزاری کیا ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ میں نے لاکھوں ہندوستانیوں کے ذہن سے انگریزوں کو نکال پھینکا۔ میں نے کلکتہ سے خیبر تک اور سرینگر سے راس کماری تک دوڑ لگائی ہے وہاں پہنچا ہوں جہاں دھرتی پانی نہیں دیتی، رہا یہ سوال کہ آزادی کا وہ کون سا تصور ہے جس کے لئے میں لڑتا رہا تو سمجھ لیجئے کہ اپنے ملک میں اپنا راج ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ غیر ملکی طاقت سے گلو خلاصی حاصل ہو اس ملک سے انگریز نکلیں۔ نکلیں کیا؟ نکالے جائیں، میں تمام انگریزوں سے لڑتا رہا اور لڑتا رہوں گا۔ اگر اس مہم میں سور بھی میری مدد کریں تو میں ان کو ساتھ لے لوں گا۔ میں تو ان چیونٹیوں کو شکر کھلانے کو تیار ہوں جو "صاحب بہادر" کو کاٹ کھائیں۔"

"خدا کی قسم میرا ایک ہی دشمن ہے، انگریز...... اس ظالم نے نہ صرف اسلامی ملکوں کی اینٹ سے اینٹ بجائی، ہمیں غلام رکھا اور مقبوضات پیدا کئے بلکہ خیرہ چشمی کی حد ہو گئی قرآن کریم میں تحریف کے لئے مسلمانوں میں جعلی نبی پیدا کیا۔"

"پھر اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری کی اور اب اس کو چہیتے بیٹے کی طرح پال رہا ہے۔"

زندگی

"زندگی کیا ہے؟ تین چوتھائی ریل میں کٹ گئی، ایک چوتھائی جیل میں جتنے دن باہر رہا لوگ گلے کا ہار ہوتے رہے آج کلکتہ، کل ڈھاکہ، ڈھاکہ سے لکھنؤ، لکھنؤ سے بمبئی پھر آگرہ، آگرہ سے دہلی، دہلی سے لاہور، لاہور سے پشاور، پشاور سے کراچی...... ذرا ہندوستان کے دیہات و قصبات کا اندازہ کر لو ہر کہیں گھوما ہوں پھرا ہوں سال کے ۳۶۵ دنوں میں ۳۶۶ تقاریر کی ہوں گی۔"

دن کہیں صبح کہیں   شام کہیں رات کہیں

میں نے تقریر کی لوگوں نے کہا "واہ شاہ جی واہ" میں قید ہو گیا تو لوگوں نے کہا "آہ شاہ جی آہ! اور اسی واہ اور آہ میں ہم ہو گئے تباہ۔"

قادیان احرار کانفرنس

قادیان کی تاریخی احرار کانفرنس (۱۹۳۴ء) میں جو عدیم النظیر تقریر کی اس کی عظمت کا اعتراف اس وقت کے سیشن جج گورداسپور مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ نے بھی اپنے فیصلہ میں کیا ہے۔ تقریر کے مندرجہ ذیل اقتباس سے شاہ جی کے اس خطاتی معرکہ کی شان اور معراج واضح ہوتی ہے۔

"وہ مرزا محمود (نبی کا بیٹا) میں نبیؐ کا نواسہ ہوں۔ وہ آئے اور مجھ سے اردو، پنجابی، فارسی میں ہر معاملہ سے متعلق بحث کرے۔ یہ جھگڑا آج ہی طے پا جاتا ہے۔ وہ پردے سے باہر نکلے، نقاب الٹے، کشتی لڑے، مولا علیؓ کے جوہر دیکھے ہر رنگ میں آئے، وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے میں ننگے پاؤں آؤں، وہ حریر و پرنیان پہن کر آئے میں موٹا جھوٹا پہن کر آؤں، وہ مزعفر کباب یاقوتیاں اور اپنے ابا کی سنت کے مطابق پلومر کی ٹانک وائن (شراب) پی کر آئے میں اپنے ناناؐ کی سنت کے مطابق جو کی روٹی کھا کے آؤں۔"

"ہمیں میدان ہمیں گو"

عمر بھر..............!

شاہ جی نے اپنے عزیز ترین ساتھی ممتاز خطیب اور مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیری سے ایک دفعہ فرمایا۔

"عمر بھر مسلمانوں کے دروازے پر دستک دیتا رہا جواب نہ آیا سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی اجتماعی سرشت، بوڑھوں کی ہمت، بچوں کی ضد، اور عورتوں کی عقل سے تیار ہوئی ہے۔ مجھے اپنی قوم سے کوئی امید نہ تھی اگر وہ بہتر سلوک کرتی تو حیرت ہوتی اس قوم نے میرے باپ سے جو کربلا میں کیا اور میرے ناناؐ سے جو مکہ میں کیا۔ وہ گویا میرا ورثہ تھا اس قوم کو وہی کرنا چاہئے تھا جو میرے خاندان سے کرتی اور میرے اسلاف سے کرتی رہی ہے۔ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے اس سے میں مطمئن ہوں۔ سلوک مختلف ہوتا تعجب ہوتا البتہ اس قوم کے انجام سے متفکر ہوں مبادا یہ قوم...... سے محروم ہو جائے۔"

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری)

آسماں اس کی لحد پر شبنم افشانی کرے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

جلد: ۱۱ | ۷ تا ۱۳ جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ مطابق ۴ تا ۱۰ دسمبر ۱۹۹۲ء | شمارہ: ۲۷

اس شمارے میں

۱: نوادرات حضرت امیر شریعتؒ ـــــ ۲
۲: نعتِ رسولِ مقبولﷺ ـــــ ۴
۳: اداریہ ـــــ ۵
۴: محسنِ انسانیت حضرت محمد رسول اللہﷺ ـــــ ۶
۵: حضرت زید بن حارثؓ ـــــ ۸
۶: گناہ کبیرہ و صغیرہ ـــــ ۹
۷: دو مسند بڑھیا سے انٹرویو ـــــ ۱۲
۸: پریس کانفرنس ـــــ ۱۳
۹: فلسطینی قیدی ـــــ ۱۴
۱۰: اعتراضات کی حقیقت ـــــ ۱۵
۱۱: شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ـــــ ۱۹
۱۲: اخبار ختم نبوت ـــــ ۲۰
۱۳: قادیانی مذہب کی تصویر ـــــ ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقامِ اشاعت: ۱۰۳، [illegible] کراچی

نعت رسولِ مقبول ﷺ

م۔ت۔ ذکی
منڈی بہاؤالدین

وہ کہ جس نے ختم کر ڈالی جہاں سے تیرگی
وہ کہ ظلمت خانۂ ہستی میں ہے اک روشنی

وہ کہ نکلا وادیِ فاراں سے مثلِ آفتاب
وہ کہ ہم بے رہروؤں کو دے گیا ہے آگہی

وہ کہ جس نے کلمۂ توحید کی تاثیر سے
بخش دی مردہ تنوں کو تا قیامت زندگی

وہ کہ رحمت ہے خدا کی سارے عالم کے لئے
وہ کہ جس پر ناز کر سکتا ہے ہر اک آدمی

وجہِ تخلیقِ زمین و آسماں خیر الامم
مرحبا اپنا نصیبا ہم ہیں اس کے اُمتی

آسمانوں پر ہیں چرچے اس شہِ لولاک کے
اور ساری خلق میں ہے دھوم اسکی ہی ذکی

ہفت روزہ ختم نبوت انٹر نیشنل میں کمپیوٹر کی آمد

الحمد للہ کہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں کمپیوٹر آگیا ہے جس سے ادارہ کی ایک دیرینہ آرزو پوری ہو گئی ہے۔ آج ترقی کا دور ہے یہاں جن اخبارات کی ڈمیاں نکلتی ہیں انہوں نے بھی کمپیوٹر لگالئے ہیں ختم نبوت ایک عالمی جریدہ ہے جو پوری دنیا میں پہنچ رہا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر کی مانگ میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔

اس مانگ کو پورا کرنے اور ہفت روزہ ختم نبوت کو کمپیوٹرائز کتابت پر لانے کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی مورخہ ۱۸ نومبر کو مقامی علماء کرام، معزز شہریوں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت کے عملے کی موجودگی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر محقق دوراں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے کمپیوٹر کا افتتاح "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی کتابت نکال کر فرمایا اور افتتاح کے بعد دعا فرمائی۔

یہ شمارہ جو آپ کے ہاتھوں میں کمپیوٹرائز کتابت سے تیار کیا گیا ہے یہ ایک ٹیسٹ ہے قبل ازیں بہت سے مضامین کتابت شدہ موجود ہیں ظاہر ہے کہ انہیں رکھا نہیں جاسکتا اس لئے آئندہ ہماری کوشش ہوگی کہ اداریہ اور اہم مضامین و خبریں کمپیوٹر کے ذریعے کتابت ہوں گی جب تمام کتابت شدہ موجود مضامین ختم ہو جائیں گے تو اس کے بعد ہفت روزہ ختم نبوت کمپیوٹرائز کتابت کے ذریعے مکمل طور پر منظر عام پر آنے لگے گا۔ یہ کمپیوٹر ایک دینی جذبہ اور ختم نبوت مشن سے قلبی لگاؤ رکھنے والے دوست نے مہیا کیا ہے۔ قارئین ختم نبوت اور جماعتی احباب و اکابران کے لئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں فلاح و کامرانی سے نوازے اور ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

قارئین اور جماعتی احباب سے درخواست

ہمارے حلقے اور جماعتی شاخیں خبریں اور رپورٹیں بھیجنے میں انتہائی تساہل سے کام لیتی ہیں بلکہ غفلت اور لاپرواہی برتتے ہیں اور اگر بھیجتے بھی ہیں تو ان کی تحریر پڑھنے میں نہیں آتی اس صورت حال سے جماعتی سرگرمیاں عوام کی نظروں سے اوجھل رہتی ہیں۔ ہماری تمام جماعتی شاخوں خاص طور پر مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ:۔

۱۔ ہفت روزہ میں شائع کرنے کے لئے جماعتی سرگرمیوں کی رپورٹ ہر ہفتے بھیجیں تاکہ وہ آئندہ شمارہ میں شائع ہو جائے۔

۲۔ جماعتی مبلغین اپنے دورے کی تفصیلات بھیجیں انہوں نے کس کس جگہ کا دورہ کیا جلسے میں کس موضوع پر تقریر کی خصوصی اجلاس اور خصوصی ملاقاتوں میں کن امور پر غور کیا گیا۔

۳۔ جو حضرات مضامین بھیجتے ہیں وہ مضامین ضرور بھیجیں لیکن صاف ستھرا لکھیں، کاغذ کے ایک طرف لکھیں اور بین السطور فاصلہ رکھیں، فوٹو اسٹیٹ کی بجائے اصل کاپی ارسال کریں مضمون کے ساتھ الگ خط میں پتہ لکھنے کی بجائے مضمون پر نام اور مکمل پتہ ضرور لکھیں تاکہ سرخی کے ساتھ نام بھی شامل اشاعت ہو سکے۔ اگر مضمون آپ نے خود لکھا ہے تو ٹھیک بصورت دیگر آپ نے وہ مضمون کسی کتاب وغیرہ سے لیا ہے تو اس پر مرسلہ لکھیں کتاب اور کتاب کے مصنف کا حوالہ ضرور دیں۔ امید ہے کہ جماعتی حضرات، مبلغین، جماعتی شاخیں اور مضامین نگار حضرات مذکورہ بالا امور پر ضرور توجہ دیں گے۔

حضرت مولانا عبدالستار نیازی ○ این کار از تو آید مرداں چنیں کنند

مذہبی امور کے وفاقی وزیر اور جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا عبدالستار نیازی نے گزشتہ دنوں ایک بیان میں کہا ہے کہ "کمپیوٹرائز شناختی

بقیہ صفحہ ۲۶ پر

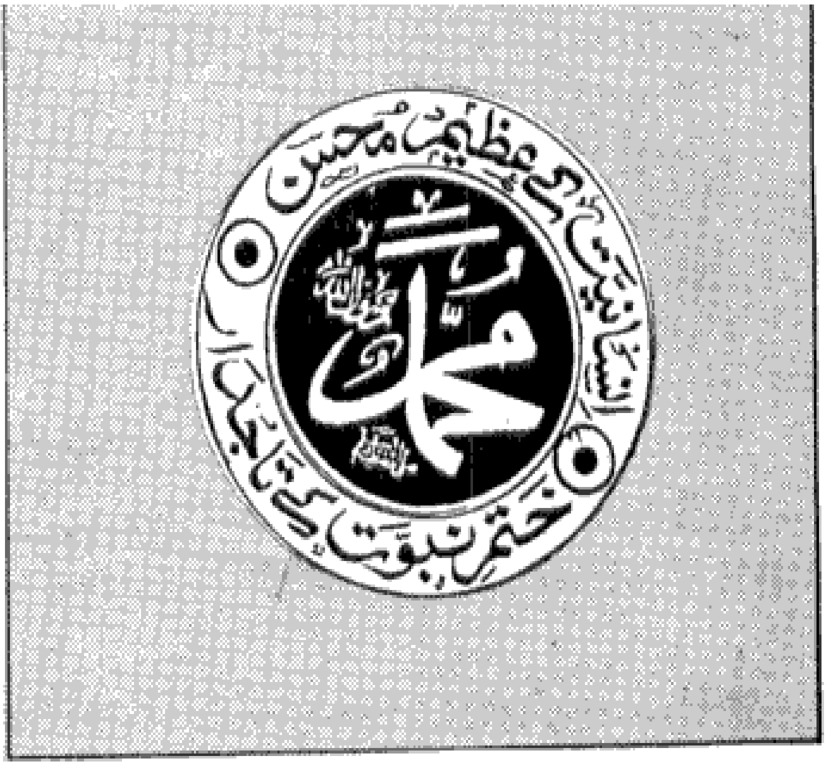

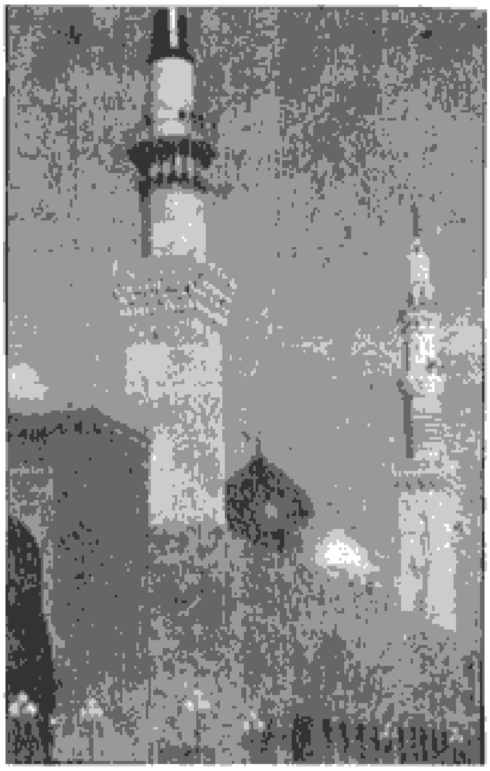

زہے تاثیر ان کا نام نامی جب لیا جائے
زباں کو لازماً صلی علیٰ کہنا ہی پڑتا ہے

انسان ہونا یقیناً ایک بہت بڑا اعزاز ہے مگر انسان پر ایک سے زیادہ دفعہ ایسا وقت آیا کہ اس نے عملاً حیوانیت کو اختیار کرنے کا گناہ کیا ہے لیکن رب العزت کو اپنے اس عظیم شاہکار پر ایک لاکھ چوبیس ہزار دفعہ رحم آیا اس نے انسان کو انسانیت کے زیور سے ازسرنو آراستہ کرنے کے لئے اپنے برگزیدہ انسانوں کو وقتاً "فوقتاً" بھیجا۔ خوش نصیبوں نے ان کا کہا مانا اور فلاح پائی جبکہ بدبختوں نے مخالفت کرکے اپنی کھری قسمت کو کھوٹا کرلیا۔

آدم کے بیٹوں نے قاتل اور مقتول کا کردار ادا کرکے تعلیمات آدم کا تمسخر اڑایا۔ قوم نوح علیہ السلام نے دعوت نوح کو رد کرکے "لاتذر" کا عذاب چکھا۔ نمرود کی خدائی نے ابراہیمی تبلیغ کا انکار کرکے سر میں جوتے کھا کھا کر جان دی اور عیسیٰ علیہ السلام کی آفاقی اور سچی تعلیمات کو جاہلیت زدہ انسانوں نے بھلا دیا یا متبدل کردیا بلکہ محو کرکے من مانی تاویلات کر ڈالیں تو انسانیت پھر گمراہی کے اس اندھے غار میں جاگری جہاں جہالت کے گھمبیر اندھیرے کا راج تھا...... یہ غضب ناک بات ہے کہ توحید کے علمبردار انسان 'درختوں' انسانوں اور پتھروں کے سامنے جھکتے اور ناک رگڑتے پھرتے تھے۔ پاک ماں کے مسیح بیٹے کے نام لیوا خدا نام کی ہر شے سے پرے ہٹ کر خدا سے کٹ کر اور طاغوت پہ ڈٹ کر اپنی ہر بے ہودگی کو علی فوقیت کا درجہ دے بیٹھے تھے اور باقی سب کو عجمی قرار دے کر انسانیت کی خود ساختہ بلندیوں پر فائز ہو بیٹھے تھے۔

اہل علم و عقل مانتے ہیں کہ انسان اشرف المخلوقات ہے مگر آئینہ ماضی میں دیکھیں تو کے میں نور ہدایت کے ظہور ہونے سے قبل انسان اور انسانیت کس حالت میں لڑھک رہی تھی انسان سیدھا راستہ چھوڑ کر غلط راستوں پر چل نکلا۔ مختصر یہ کہ انسانی کی معراج کا جنازہ نکل چکا تھا ...... غرض جب دنیا کے ہر کونے میں ظلمت کا قبضہ ہوگیا

تحریر...... جناب شمس الاسلام کاظمی

تب رحمت خداوندی کو جوش آگیا اس نے ایک ایسا راہنما بھیجا کہ جس کے اسوہ حسنہ نے انسانیت کو اخلاق فاضلہ کی معرفت بخشی۔ تمیز آقا و بندہ اور تمیز بندہ و مولا کی روشنی سے نوازا۔ سیاست صالحہ کا درس دیا' احترام آدمیت اور تحفظ حرمات کی دولت سے مالا مال کردیا تاریخ نے متمدن عرب کی اصطلاح پائی اور جغرافیے نے عرب مصطفیٰ کی ملکی حدود کو پہنچانا۔ اس سے بڑھ کر اور ضلالت کیا ہوسکتی ہے کہ ماں بہن اور بہو بیٹی کی تمیز ہی باقی نہ رہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا احسان ہوسکتا ہے کہ بازار عکاظ کے خبیث شعراء کا پاکستانی وارث یہ کہے ...... ماؤں' بہنوں' بیٹیوں دنیا کی عزت تم سے ہے ...... کبھی شرم بالائے شرم تھی یہ بات کہ ہر عورت نجس' منحوس' فتن انگیز' مکار اور بے وفا سمجھا جاتا تھا مگر آج تعلیم محسن انسانیت نے اسے وہ مقام دلایا ہے کہ ماں ہے تو اس کے پیروں تلے جنت ہے۔ بیٹی ہے تو پال پوس کر شادی کردینے پر جنت ملنے کی بشارت ملتی ہے۔ بہو کو بیٹی کا درجہ دیا جارہا ہے اور ...... خیرکم خیرکم الاھلی ...... کا فرمان بیوی کو پاؤں کی جوتی کی جگہ 'گھر کی مالکہ' کا مقام عطا کر رہا ہے۔ کبھی صرف جنگجو افراد کو ورثہ ملا کرتی تھی ہمراہی کی برکت سے دیگر افراد کے ساتھ عورت کو بھی ورثے میں برابر کا شریک بنایا گیا۔ عورت بھی شاہد بن سکتی ہے۔

اللہ رب العزت نے انسانوں کے کئی روپ بنائے ہیں یہ مزدور بھی ہے اور بادشاہ بھی' کمازوات بھی ہے اور طفیلی بھی' مرد بھی ہے اور عورت بھی' بچہ بھی ہے اور بوڑھا بھی' یہ فاتح بھی ہے اور مفتوح بھی مگر رب کی قسم! بعثت مصطفوی سے پہلے انسانیت کے یہ سارے روپ زخمی تھے بری طرح زخمی تھے مگر آمد رسول عربی نے ان تمام زخموں پر شفقت و رحمت کی مرہم لگائی کہ انہیں نئی زندگی عطا کردی اور پھر اپنے مقدس سایے کے اندر رکھ کر ایسا نکھار پیدا کیا کہ سارا زمانہ جگمگا اٹھا۔

کیا بیڑا جنہوں نے پار آکر نوع انساں کا
انہیں انسانیت کا ناخدا کہنا ہی پڑتا ہے
زہے تاثیر ان کا نام نامی جب لیا جائے
لبوں کو لازماً صلی علیٰ کہنا ہی پڑتا ہے

○ ...... کبھی ابوجہل جیسے خود سر' بے چارے مزدوروں کی مزدوری دبانے کو چودھراہٹ کی عظمت سمجھتے تھے مگر پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمادیا کہ اس کا پسینہ سوکھنے سے پہلے ہی اس کی مزدوری اس کی ہتھیلی پر رکھ دو۔

○ ...... کبھی غلام ایک بے زبان مخلوق کا نام تھا مگر تعلیم رسول اللہ نے انہیں نہ صرف آزادی عطا فرمائی بلکہ انہیں

مساویانہ حقوق زندگی سے نوازا۔

○...... کبھی لٹیرے اور فاتحین اپنی فتح کا جشن سروں کے مینار بنا کر' کسی ننھے مسلمان (کشمیری) کے جسم میں برچھے چبھو کر مناتے ہیں مگر آمنہ کا لال آیا تو لاتثریب علیکم الیوم...... کہہ کر انسانیت کو فتح کے جشن منانے کا نیا اور انوکھا تصور دے گیا۔

○...... کبھی ماسوا کی پوجا نے ضمیر انسانی کو مردہ کر دیا تھا مگر آج...... لاالہ الااللہ تفلحوا کی صدا نے دنیا کو توحید کے نور سے منور و مکرم کر دیا۔

○...... مسلمانی 'ولی' آصفوں کا زمانہ لد گیا تو کاہنوں نے جادوگروں نے دنیا کی مت مار کر رکھ دی۔ ایسے میں ایک معراج والا آیا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پروانے چھوڑ گیا کہ ان کے سفینے شیروں کو رہبر بننے کی سعادت بخشیں اور ان کے بعد 'دریاؤں کو رام کر ڈالیں اور ان کے "عمروں" کے خطوط پر پانی اپنی روایت بدل ڈالے۔

○...... کبھی تمدن عرب پشت در پشت اور نسل در نسل لڑائیوں کا نام تھا مگر رسول عربی نے ان خون کے پیاسے لوگوں کو آپس میں شیر و شکر کر ڈالا اور اعلیٰ ترین تہذیب کا گوہر نایاب عطاء فرمایا۔

سکھائے معیشت کے آداب ان کو
پڑھائے تمدن کے سب باب ان کو

○...... تعلیم کی برکات سے کون منکر ہے مگر ایک زمانہ تھا کہ مکے جیسے شہر میں صرف سترہ (۱۷) افراد تعلیم یافتہ تھے اور مستورات میں سے تو بس ایک دو ہی کے نام آتے ہیں۔ سرور کائنات نے فرمایا:

"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم" "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آج علم کے سمندروں جیسے اساتذہ اور صدہا طلباء' طالبات اسی امی کے فرمان کی برکت کا مظہر ہیں۔

○...... آپ نے سمجھایا کہ شجاعت شب خون مارنے کا نام نہیں بلکہ بدر و حنین کے میدانوں میں ثابت قدم رہنے کا نام ہے۔

○...... مساوات کا ایسا سبق ملا کر خلیفہ وقت عدالت میں مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا نظر آیا۔

○...... مختصراً "ہم رسول عربی کے اس احسان کو بھلا نہیں سکتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو انسانیت کا درس دے کر اسے حیوانیت کے دائرے سے نکال لیا اور انسانیت کی معراج تک پہنچا دیا۔

وہ کون خوش نصیب ہیں جن کی قبریں جنت کا باغ ہوں گی

قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے جس کی یہ منزل آسان ہو گئی اس کی سب منزلیں آسان ہو جائیں گی اور جو شخص اس منزل میں گرفتار مصیبت ہو گیا اس کی ہر منزل آلام و مصائب سے پر ہوتی چلی جائے گی۔ اسی لئے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے بہت زیادہ پناہ مانگا کرتے تھے اور کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم اعوذبک من عذاب القبر (بخاری) اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر تشریف لے گئے اور اس قدر روئے کہ زمین بھی تر ہو گئی اور ارشاد فرمایا کہ بھائیو! اس جگہ کے لئے تیاری کر لو (ابن ماجہ)

حضرت ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک قبر پر اس قدر روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو گئی لوگوں نے عرض کیا کہ آپ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر پر کھڑے ہو کر روتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے جس نے اس منزل سے نجات پائی اس کے لئے سب منزلیں آسان ہیں اور جو اس منزل میں پھنس گیا اس کے لئے سب منزلیں سخت ہوتی چلی جائیں گی۔ حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کوئی منظر قبر کے سے زیادہ برا اور عبرتناک نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

اسی لئے قبر کی وحشت اس کی تنگی و تاریکی اور عذاب کے متعلق بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں۔

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ قبر روزانہ آواز دے کر کہتی ہے کہ میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ میں تاریکی اور وحشت کا گھر ہوں۔ (جامع الصغیر)

ایک حدیث پاک میں ارشاد نبویؐ ہے کہ "قبر" یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا (طبرانی)

ایک حدیث پاک میں ارشاد نبویؐ ہے کہ کوئی جگہ قبر سے زیادہ خوفناک نہیں ہے۔ (مشکوۃ شریف)

ایک حدیث پاک میں ارشاد گرامی ہے کہ برا بندہ ہے وہ شخص جو سہو و غفلت میں مبتلا رہا قبرستان اور قبروں کی بوسیدگی کو بھول گیا (جمع الفوائد)

ایک حدیث پاک میں بروایت حضرت ابن مسعودؓ ارشاد نبویؐ ہے کہ جب مردہ کو قبر میں عذاب کیا جاتا ہے تو جانور بھی اس کے رونے اور چلانے کی آواز سنتے ہیں۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابیؓ کے جنازے میں تشریف لے گئے قبرستان پہنچے تو قبر کی تیاری میں دیر تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے ہم بھی آپؐ کے چاروں طرف خاموش اور ساکت بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے اس کے بعد آپؐ نے سر اوپر اٹھایا اور ارشاد فرمایا اے لوگو! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو' راوی کہتے ہیں کہ یہی جملہ آپؐ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا (مسند احمد)

ایک حدیث پاک میں بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ قبر روزانہ تم کو آواز دیتی ہے کہ میں تنہائی اور غربت کا گھر ہوں خاک اور کیڑوں کی جگہ ہوں جب مومن دفنایا جاتا ہے کہ تو قبر کہتی ہے مبارک ہو تجھ کو "تو مجھ کو ان لوگوں میں سب سے زیادہ پیارا تھا جو مجھ پر چلتے تھے۔ اب جب کہ تو میرے سپرد کیا گیا ہے تو آج میں تیرے ساتھ نرمی کا سلوک کروں گی۔ چنانچہ قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور جنت کی جانب دروازہ کھل جاتا ہے جب کافر یا گنہگار آدمی دفن کیا جاتا ہے کہ تو قبر کہتی ہے نامبارکی ہو تیرے لئے تو ان لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض تھا جو مجھ پر چلتے تھے اب جب کہ تو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ میرا معاملہ بھی دیکھے گا اس کے بعد قبر اس طرح سکڑتی اور تنگ ہوتی ہے کہ اس کی ہڈیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر ایسے ستر سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک سانپ صرف ایک مرتبہ زمین پر سانس مارے تو زمین پر ایک بھی زندہ نہ بچے" اس قسم کے ستر سانپ اس کو قیامت تک ڈستے رہیں گے۔ (ترغیب و جامع الصغیر)

غرض قبر کی وحشت ہولناکی اور عذاب سے متعلق بہت کثرت سے احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن یہ سب کچھ ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی ورنہ مومنین کے لئے قبر کی نرمی و آسانی خود احادیث پاک سے بالتفصیل معلوم ہوتی ہے۔

طاہر ادریس ملک

عظیم جرنیل اور سپہ سالار سیدنا حضرت زیدؓ بن حارثہ

جنہیں آپؐ حقیقی بیٹے کی طرح چاہتے تھے

حضرت زید بن حارثؓ کی شخصیت بے شمار خوبیوں کی حامل تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں حقیقی بیٹے کی طرح چاہتے تھے۔ اسی لئے وہ لوگوں میں "محب رسول اللہ" کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ حضرت زیدؓ کے بے خلوص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں جان قربان کرنے کے جذبے نے انہیں بارگاہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں بلند درجہ عطا کر دیا تھا۔ وہ ایک مشاق تیغ زن اور ماہر تیر انداز تھے۔ ہجرت کے فوراً بعد غزوات اور سرایا کا سلسلہ شروع ہوا تو بدر سے موتہ تک تمام غزوات میں حضرت زیدؓ نے بڑی پامردی کے ساتھ داد شجاعت دی۔ سوائے غزوہ میر لسیع میں اس غزوہ کے دوران حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ منورہ میں متعین فرمایا جہاں حضرت زیدؓ نے بہت سے غزوات اور سرایا میں شرکت کی وہاں انہیں کچھ سرایا کی قیادت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

سریہ قردہ

یہ سریہ باختلاف روایت جمادی الاخر ۲ھ یا ۳ھ میں پیش آیا۔ حضرت زیدؓ کی زیر قیادت مسلمان دستے نے دشمن کو بخد کے قریب ایک چشمہ "قردۃ" کے نزدیک جالیا اور کفار کو عبرتناک شکست دی۔ دشمن کے سردار فرات بن حیان عجلی کو گرفتار کرنے کے علاوہ بے شمار اونٹ اور مال و اسباب پر قبضہ کیا۔

سریہ جموم

مدینہ منورہ سے چار منزل کے فاصلے پر ایک نخلستان تھا جس کا نام جموم تھا وہاں ایک باغی قبیلہ بنی سلیم رہتا تھا جو مدینے جانے والے قافلوں کو تنگ کرتا رہتا تھا ربیع الثانی ۶ھ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کو بنی سلیم کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ حضرت زیدؓ نے کافروں کو عبرتناک شکست دی۔ مال غنیمت میں بہت سے غلاموں کے علاوہ کافی بکریاں اور اونٹ بھی ہاتھ لگے۔

سریہ عیص

۶ھ جمادی الاولیٰ میں مسلمانوں کو خبر ملی کہ قریش کا ایک قافلہ سامان سے لدا پھندا شام سے واپس آرہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کو حکم دیا کہ اس قافلے کو روکیں۔ حضرت زیدؓ نے ایک سو ستر سوار اپنے ساتھ لئے اور دشمن کے قافلے کو عیص کے قریب جالیا۔ سب اہل قافلہ کو گرفتار کیا اور انہیں مدینے لے آئے مال غنیمت میں بہت سے غلاموں کے علاوہ چاندی کا بے شمار سامان ہاتھ آیا۔

سریہ طرف

مدینہ منورہ سے شمال کی جانب سے تقریباً چھتیس میل کے فاصلے پر ایک چشمہ تھا جس کا نام "طرف" تھا۔ ۶ھ جمادی الاخریٰ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبیلے کی سرکوبی کے لئے حضرت زیدؓ کو بھیجا کفار کو لشکر اسلام کے مقابلے پر آنے کی جرات نہ ہوئی اور اپنا سامان چھوڑ کر حضرت زیدؓ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی بھاگ گئے۔

سریہ حسمیٰ

حضرت وحیہ کلبیؓ کو جنہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قسطنطنیہ سفارت کے لئے بھیجا تھا واپسی پر بنی جزام نے لوٹ لیا۔ حضرت زیدؓ جونہی "طرف" سے واپس آئے تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ پانچ سو سوار لے کر حسمیٰ جائیں اور بنی جزام کو ان کی زیادتی کی سزا دیں۔ حضرت زیدؓ نے یہ مہم بڑی احتیاط اور تدبیر سے سر کی وہ دن کو اپنی فوج سمیت چھپ جاتے اور رات کو منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے بنی جزام کو بے خیالی میں جالیا۔ دشمن کو جب ہوش آیا تو وہ بری طرح ہار چکا تھا۔ قبیلے کا سردار ہنید بن عوض اپنے بیٹے سمیت مارا گیا۔ مال غنیمت میں بہت سے قیدیوں کے علاوہ پانچ ہزار بھیڑ بکریاں اور ایک ہزار اونٹ ہاتھ آئے۔

سریہ وادی القریٰ

بنو فزارہ کے ایک گروہ نے مسلمانوں کے ایک قافلے کو جو شام جا رہا تھا لوٹ لیا۔ بنو فزارہ اس سے پہلے بھی ڈکیتی اور رہزنی کی کئی وارداتوں میں ملوث تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کی قیادت میں ایک مضبوط دستہ ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ فزاری مسلمانوں کو اچانک اپنے سروں پر دیکھ کر اتنا گھبرائے کہ انہیں مقابلے کی ہمت نہ پڑی اور وہ بھاگ نکلے۔ ان کی سربراہ ام قرفہ بنت ربیعہ بن بدر اور ان کی بیٹی کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نور نے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں حضرت حارثؓ بن عمیر ازدی کو حاکم بصرہ کے لئے دعوت اسلام کا خط دے کر بھیجا راستے میں دمشق کے قریب موتہ کے مقام پر بلقاء کے رئیس شرجیل بن عمرو غسانی نے انہیں شہید کر دیا پیغمبر اسلام نے تین ہزار مجاہدین کا لشکر حضرت زیدؓ کی قیادت میں روانہ کرتے وقت فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اور وہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

رفقاء توجہ فرمائیں

کتاب "تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء" کو اللہ رب العزت نے اس طرح شرف قبولیت سے نوازا ہے کہ ایک سال کے قلیل عرصہ میں اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ فلحمد للہ دفتر مرکزیہ میں اس کا ایک نسخہ بھی باقی نہیں رہا۔ اس لئے جماعت کے رفقاء اور قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس کی خریداری کے لئے رقم بالکل ارسال نہ فرمائیں۔ انتظار فرمائیں تاآنکہ اللہ رب العزت اس کے ایڈیشن ثانی کے شائع ہونے کی صورت پیدا فرما دیں۔ ایڈیشن ثانی کے شائع ہونے پر باقاعدہ پرچہ میں اعلان کیا جائے گا۔

المعلن ناظم دفتر مرکزیہ، ملتان

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

صغیرہ اور کبیرہ گناہ جن سے توبہ بہت ضروری ہے

جب انسان گناہ کو گناہ سمجھے گا تو اللہ تعالیٰ توبہ اور اجتناب کی توفیق عطا فرمائے گا۔

آج کل مختلف اسباب سے معاصی اور گناہوں کی کثرت وباء عام کے درجہ کو پہنچ گئی ہے اور جس کے طوفان نے عالم کے برو بحر اور مشرق و مغرب کو گھیر لیا اور حالت یہ ہوگئی ہے کہ کوئی خدا کا بندہ گناہوں سے بچنے کا ارادہ بھی کرے تو دنیا کی فضاء اس پر تنگ نظر آنے لگی یہاں تک کہ بہت سے لوگ ہمت توڑ بیٹھے اور بچنے کی کوشش ہی چھوڑ دی۔

لیکن اگر کوئی وبائی مرض عام ہوجائے اور کوئی دوا و تدبیر کارگر نظر نہ آئے جب بھی عقل و دانش اور طبیعت و شریعت کا فیصلہ یہی رہتا ہے کہ حفاظتی تدابیر اور احتیاط ہو جائے تو دوا اور علاج نہ چھوڑا جائے۔ نہ یہ کہ اس کی کوشش کی جائے کہ اس مرض کو صحت اور بیماری کو تندرستی ثابت کرنے میں زور تقریر و تحریر صرف کیا جائے۔

اس لئے اس مضمون میں تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کی مختصر فہرست پیش کی گئی ہے تاکہ اس کے پیش نظر رہنے سے اول تو علم صحیح ہوجائے کہ مرض کو مرض اور گناہ کو گناہ سمجھنے لگے۔ جس کا ثمرہ یہ ہے کہ گناہوں پر ندامت و افسوس ہو۔

اور ندامت ہی توبہ کا اعلیٰ رکن ہے جس سے سب گناہ مٹ جاتے ہیں دوسرے یہ کہ جب گناہ کو گناہ سمجھے گا اور ان کو نظر میں رکھے گا تو انشاء اللہ کسی نہ کسی وقت توبہ اور اجتناب کی توفیق بھی ہوجائے گی۔

معاصی کبائر و صغائر کے بیان میں علماء کی مستقل تصانیف بھی متعدد موجود ہیں جن میں زیادہ مفصل اور مشہور کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" علامہ امام ابن حجر ہیثمی مکی کی تصنیف ہے جو تقریباً ساڑھے چار سو صفحات کی دو جلدوں پر مشتمل ہے اور جس میں چار سو سرسٹھ گناہوں کا مفصل بیان مع وعید از قرآن و حدیث و آثار سلف کے مذکور ہے۔

لیکن اس وقت ضرورت اس کی تھی کہ مختصر طور پر اجمالی نقشہ مرتب کیا جائے تاکہ ایک نظر میں انسان اس کو دیکھ کر اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لے سکے۔ اس غرض کے لئے امام زین العابدین ابن نجیم مصری کے ایک رسالہ کو جو ان کے مجموعہ رسائل زینیہ میں درج ہے۔ اردو زبان میں منتقل کردینا کافی سمجھا اس رسالہ میں علامہ موصوف نے اول سب کبیرہ گناہوں کی 'پھر' صغیرہ گناہوں کی فہرست دی ہے اس کے بعد صغیرہ کبیرہ گناہوں کی تعریف پر مفصل کلام کیا ہے اور اس کے بعد ان میں سے خاص خاص گناہوں کے متعلق تشریح و تفصیل بھی بیان کی ہے۔

احقر نے بغرض سہولت مناسب سمجھا کہ صغیرہ کبیرہ کی تعریف پہلے لکھ دی جائے اور پھر ان کی فہرست اور جس گناہ کے متعلق کوئی تشریح ضروری ہو وہ اس کے ساتھ ہی لکھ دیا جائے۔

گناہ کبیرہ و صغیرہ کی تعریف

ایک جماعت علماء کا قول تو یہ ہے کہ ہر گناہ کبیرہ ہے کوئی صغیرہ نہیں 'کیوں کہ ہر گناہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشاد کی مخالفت ہے۔ مخالفت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتنی کم ہو وہ سب سے بڑا گناہ ہے اس لئے اس کو صغیرہ نہیں کہہ سکتے پھر جو صغیرہ و کبیرہ کی تقسیم مشہور و معروف ہے یہ محض اضافی اور نسبتی ہے کہ بعض گناہ بمقابلہ دوسرے گناہ کے صغیرہ ہوتا ہے۔ شیخ ابو اسحاق اسفرائنی' قاضی ابوبکر باقلانی' امام الحرمین تقی الدین سبکی اور عام اشاعرہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ گناہ بعض صغیرہ ہیں بعض کبیرہ 'کیوں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کے کرنے والے کو فاسق اور مردود الشہادت سمجھا جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کے فاعل کو فاسق نہیں کہا جاتا اور اس کی شہادت رد نہیں کی جاتی۔

قسم اول کو اصطلاح کبیرہ اور ثانی کو صغیرہ کہا جاتا ہے اور پہلی جماعت اور جمہور کا اختلاف بھی درحقیقت محض تسمیہ اور نام کا اختلاف ہے۔ حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں کیوں کہ جمہور علماء جو بعض گناہوں کو صغیرہ کہتے ہیں اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ ان کے کرنے میں کوئی برائی نہیں یا معمولی خرابی ہے بلکہ اللہ اور رسول اللہ کی مخالفت کی حیثیت سے ہر گناہ بڑا اور سخت وبال ہے (زواجر مختصراً) آگ کا بڑا انگار جیسا تباہ کن ہے ویسے ہی چھوٹی چنگاری بھی ہے۔ بچھو چھوٹا ہو یا بڑا انسان کے لئے دونوں مصیبت ہیں۔

پھر اصطلاحی کبیرہ و صغیرہ کی تعریف میں علماء کے اقوال بہت مختلف ہیں علامہ ابن نجیم نے اپنے رسالہ میں تقریباً" چالیس اقوال مختلف نقل کئے ہیں اسی طرح علامہ ابن حجر ہیثمی مکی نے بہت سے مختلف اقوال لکھے اور سلف و صحابہ و تابعین سے منقول ہے کہ جس گناہ پر قرآن یا حدیث میں آگ اور جہنم کی وعید بصراحت آئی ہو وہ کبیرہ ہے۔

حضرت حسن بصری' سعید بن جبیر' مجاہد' ضحاک وغیرہ سے یہی تعریف منقول ہے (زواجر) اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ جس گناہ پر انسان بے پرواہی کے ساتھ دلیر ہو کر اقدام کرے وہ کبیرہ ہے خواہ کتنا ہی چھوٹا گناہ ہو اور جو گناہ اتفاقی سرزد ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ دل میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ ندامت و افسوس ساتھ ساتھ ہیں وہ صغیرہ ہے خواہ کتنا ہی بڑا گناہ ہو۔

بار بار کرنے اور اصرار کرنے سے صغیرہ گناہ کبیرہ ہوجاتا ہے۔

امام رافعی فرماتے ہیں کہ جس گناہ کو صغیرہ کہا جاتا ہے وہ اسی وقت صغیرہ ہے جب تک اس پر اصرار اور دوام نہ کرے' احیاناً صادر ہوجائے اور جو شخص کسی صغیرہ گناہ پر اصرار و دوام کرے وہ مثل مرتکب کبیرہ کے ہے۔

نیز جو شخص بہت سے صغیرہ گناہوں میں مبتلا ہو یہاں تک کہ اس کی اطاعت پر غالب آجائیں وہ بھی فاسق مردود الشہادت ہے۔(زواجر)

گناہوں کی پوری فہرست پر نظر ڈالی جائے تو ایک حیثیت سے ہر گناہ بے لذت ہی ہے کیونکہ جس آنی فانی لذت کے تحت میں شدید و مدید عذاب اور ناقابل برداشت تکالیف مستور ہوں وہ عاقل مبصر کے نزدیک لذت نہیں کہلا سکتیں جس حلوے میں زہر قاتل ملا ہو اس کو کوئی دانش مند لذیذ نہیں کہہ سکتا جس چوری اور ڈاکہ پر عمر قید یا سولی کا تختہ نتیجہ میں ملتا ہو اس کو کوئی عاقبت اندیش لذت و مسرت کی چیز نہیں سمجھ سکتا لیکن ان چیزوں کو بے لذت سمجھنا تو عاقل اور انجام بین انسان کا کام ہے۔ ناسمجھ بچہ سانپ یا آگ کو خوبصورت سمجھ کر ہاتھ میں لے سکتا ہے اور اس کو مرغوب چیز کہہ سکتا ہے اسی طرح انجام و عواقب سے غفلت برتنے والے انسان مذکورہ بالا جرائم کو لذت کی چیز سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح قبر و حشر کے عذاب و ثواب سے غافل یا بے فکرے انسان بہت سے گناہوں کو لذیذ کہہ سکتے ہیں۔

اس مضمون میں دو قسم کے گناہوں کی فہرست دی گئی ہے ایک تو وہ جس میں حقیقتاً کوئی لذت نہیں ہے اگر ان کو چھوڑ دیں تو دنیا کی کسی ادنیٰ سی ضرورت و خواہش میں کوئی فرق نہیں آتا علامہ ابن نجیم نے کبائر و صغائر کی مندرجہ فہرست تحریر کی ہے۔

گناہ کبیرہ

(۱) زنا (عورت سے بد فعلی) کرنا
(۲) لواطت (لڑکے سے بد فعلی) کرنا
(۳) شراب پینا' اگرچہ ایک قطرہ ہو' اسی طرح تاڑی' گانجہ' بھنگ وغیرہ نشہ کی چیزیں پینا
(۴) چوری کرنا
(۵) پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا
(۶) ناحق کسی کو قتل کرنا
(۷) شہادت کو چھپانا جب کہ اس کے سوا اور کوئی شاہد نہ ہو
(۸) جھوٹی گواہی دینا
(۹) جھوٹی قسم کھانا
(۱۰) کسی کا مال غصب کرنا
(۱۱) سود کا کھانا
(۱۲) یتیم کا مال ناحق کھانا
(۱۳) رشوت لینا
(۱۴) ماں باپ کی نافرمانی کرنا
(۱۵) قطع رحمی کرنا (قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا)
(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی قول و فعل کو بالقصد جھوٹ منسوب کرنا
(۱۷) رمضان میں بلا عذر کے قصداً" روزہ توڑنا
(۱۸) ناپ تول میں کمی کرنا
(۱۹) کسی فرض نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا موخر کرنا
(۲۰) زکوٰۃ یا روزہ کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا (عذر مرض کی صورتیں مستثنیٰ ہیں)
(۲۱) حج فرض ادا کئے بغیر مرجانا (اگر موت کے وقت وصیت کردی اور حج کا انتظام چھوڑا تو اس گناہ سے نکل گیا
(۲۲) کسی مسلمان کو ظلماً" نقصان پہنچانا
(۲۳) کسی صحابی کو برا کہنا
(۲۴) علماء اور حفاظ قرآن کو برا کہنا ان کو بدنام کرنے کے درپے ہونا
(۲۵) کسی ظالم کے پاس کسی کی چغل خوری کرنا
(۲۶) دیاثت یعنی اپنی بیوی بیٹی وغیرہ کو باختیار خود حرام میں مبتلا کرنا یا اس پر راضی ہونا
(۲۷) قیاوت یعنی کسی اجنبی عورت کو حرام پر آمادہ کرنا اور اس کے لئے دلالی کرنا
(۲۸) باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا
(۲۹) جادو سیکھنا اور سکھانا یا اس کا عمل کرنا
(۳۰) قرآن کو یاد کرکے بھلا دینا (یعنی باختیار خود لاپرواہی سے بھلا دیں بھی مرض و ضعف وغیرہ سے ایسا ہوجائے وہ اس میں داخل نہیں اور بعض علماء نے فرمایا کہ نسیان قرآن گناہ کبیرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بھول جائے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔)
(۳۱) کسی جاندار کو آگ میں جلانا (سانپ' بچھو' بھیے کی سے بچنے کی اگر کوئی اور صورت جلانے کے سوا نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں)
(۳۲) کسی عورت کو اس کی شوہر کے پاس جانے اور حقوق شوہری ادا کرنے سے روکنا
(۳۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا
(۳۴) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا
(۳۵) مردار جانور کا گوشت کھانا (حالت اضطرار مستثنیٰ

مسلمان حکمرانوں کا زہد و ایثار

ایک روز سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے شیرینی کی فرمائش کی تو جواب دیا میرے پاس کچھ نہیں۔ بیوی نے کہا اجازت ہو تو میں روز مرہ خرچ میں سے کچھ بچا کر جمع کرلوں۔ فرمایا جمع کرلو کچھ روز میں چند پیسے جمع ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے کہ شیرینی لادیں۔ آپؓ نے پیسے لے کر فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ یہ روز مرہ خرچ کی ضرورت سے زیادہ ہیں لہٰذا یہ بیت المال کا حق ہے۔ چنانچہ وہ پیسے لے کر خزانہ میں جمع کرا دیئے اور اسی قدر اپنا وظیفہ کم کردیا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ راوی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آخری وقت ہوا تو فرمایا وہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور وہ برتن جس میں ہم کھانا کھاتے تھے اور وہ چادر جو ہم استعمال کرتے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم مسلمانوں کا کام کرتے تھے جب میرا انتقال ہوجائے تو ان سب کو عمرؓ کے پاس پہونچا دینا۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہوا تو انہوں نے وہ چیزیں حضرت عمر فاروقؓ کے پاس بھیج دیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ابوبکرؓ تم پر خدا کی رحمت ہو تم نے اپنے بعد والے پر بوجھ ڈال دیا انتقال کے وقت مزید فرمایا یہ دونوں کپڑے جو میرے جسم پر ہیں ان کو دھو ڈالنا اور ان ہی میں مجھے کفن دینا نئے کپڑے کی مرنے والے کے مقابلہ میں زندہ رہنے والوں کو زیادہ ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے بیت المقدس جانے کا ارادہ فرمایا گھوڑا جو سواری میں تھا اس کے سم گھس کر تمام ہوگئے تھے اور رک رک کر قدم رکھتا تھا۔ حضرت عمرؓ دیکھ کر اتر پڑے اور پیادہ چلے۔ بیت المقدس قریب آیا تو حضرت ابوعبیدہؓ اور سرداران فوج استقبال کو آئے۔ فاروق اعظمؓ کا لباس اور سروسامان جس معمولی حیثیت کا تھا اس کو دیکھ کر مسلمانوں کو شرم آتی تھی کہ عیسائی اپنے دل میں کہیں گے چنانچہ مسلمانوں نے ترکی گھوڑا اور عمدہ قیمتی پوشاک پیش کی اس پر سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا...... کہ اللہ پاک نے ہم کو جو عزت دی ہے وہ اسلام کی عزت ہے اور ہمارے لئے یہی کافی ہے۔

یہ پروانے ہیں شمع بزم حرا کے
فدائی نبی کے مقرب خدا کے
نمونے ہیں یہ سیرت انبیاء کے
یہ پتلے وفا کے یہ پیکر حیا کے
بڑا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

ہے)
(۳۶) چغل خوری کرنا
(۳۷) کسی مسلمان یا غیر مسلم کی غیبت کرنا
(۳۸) جوا کھیلنا
(۳۹) مال میں اسراف (مصلحت و ضرورت سے زائد خرچ کرنا)
(۴۰) زمین میں فساد پھیلانا
(۴۱) کسی حاکم کا حق سے عدول کرنا
(۴۲) اپنی عورت کو ماں بہن کے مثل کہنا جس کو عربی میں ظہار کہا جاتا ہے
(۴۳) ڈاکہ زنی کرنا
(۴۴) کسی صغیرہ گناہ پر مداومت کرنا
(۴۵) معاصی پر کسی کی اعانت کرنا یا گناہ پر آمادہ کرنا
(۴۶) لوگوں کو گانا سنانا اور عورت کا گانا مطلقاً
(۴۷) لوگوں کے سامنے ستر کھولنا
(۴۸) کسی حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا
(۴۹) غیبت کرنا
(۵۰) خود کشی کرنا یا اپنے کسی عضو کو بااختیار خود تلف کرنا
(۵۱) پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا
(۵۲) صدقہ (ہدیہ) دے کر احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا
(۵۳) قضاو قدر (تقدیر) کا انکار کرنا
(۵۴) اپنے امیر سے غداری کرنا
(۵۵) خنزیر کا گوشت وغیرہ کھانا (حالات اضطرار مستثنیٰ ہے)
(۵۶) نجومی کاہن کی تصدیق کرنا
(۵۷) لوگوں کے نسب پر طعنے دینا
(۵۸) کسی مخلوق کے لئے بطور نذر تقرب جانور کی قربانی کرنا
(۵۹) تہبند یا پاجامہ وغیرہ کا ازراہ تکبر ٹخنوں سے نیچے لٹکانا
(۶۰) کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا یا کوئی بری رسم نکالنا
(۶۱) اپنے بھائی مسلمان کی طرف تلوار یا چاقو وغیرہ سے مارنے کا اشارہ کرنا
(۶۲) جھگڑے لڑائی کا خوگر ہونا
(۶۳) کسی غلام کو خصی کرانا یا اس کے کسی عضو کو کٹوانا یا اس کو سخت تکلیف دینا
(۶۴) احسان کرنے والے کی ناشکری کرنا
(۶۵) ضرورت سے زائد پانی میں بخل کرنا
(۶۶) حرم محترم میں الحاد و گمراہی پھیلانا (یہ ہر جگہ گناہ ہے مگر حرم میں اشد ہے)
(۶۷) لوگوں کے پوشیدہ عیوب کو تلاش کرنا اور ان کے درپے ہونا
(۶۸) چوسر کھیلنا یا طبلہ سارنگی وغیرہ بجانا (اور ہر کھیل جس کی حرمت پر علماء کا اتفاق ہے گناہ کبیرہ میں داخل ہے۔)
(۶۹) بھنگ کھانا و پینا
(۷۰) مسلمان کا کسی مسلمان کو کافر کہنا
(۷۱) ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے حقوق میں برابری نہ کرنا
(۷۲) استمنا بالید (اپنے ہاتھ سے مشت زنی) کر کے شہوت پوری کرنا
(۷۳) حائضہ عورت سے جماع کرنا
(۷۴) مسلمانوں پر اشیاء کی گرانی سے خوش ہونا
(۷۵) کسی جانور گائے بکری وغیرہ سے جماع کرنا
(۷۶) عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا
(۷۷) کسی کھانے کو برا کہنا (بنانے یا پکانے کی خرابی بیان کرنا اس میں داخل نہیں۔)
(۷۸) گانے بجانے کے ساتھ رقص کرنا
(۷۹) دنیا کی محبت (یعنی دین کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دینا)
(۸۰) بے ریش لڑکے کی طرف شہوت کی نظر کرنا
(۸۱) کسی دوسرے کے گھر میں جھانکنا
(۸۲) دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا

صغائر

چھوٹے گناہ جو بار بار کرنے سے کبیرہ یعنی بڑے گناہ بن جاتے ہیں

(۱) غیر محرم عورت کی طرف بقصد دیکھنا
(۲) اجنبی عورت کے ساتھ تنہا مکان میں بیٹھنا یا اس کو ہاتھ لگانا
(۳) کسی انسان یا جانور پر لعنت کرنا
(۴) وہ جھوٹ جس میں کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے
(۵) کسی مسلمان سے بلا عذر ترک تعلق رکھنا تین دن سے زائد
(۶) بغیر علم و تحقیق کے کسی کی طرف سے جھگڑا کرنا اور بعد علم و تحقیق کے خلاف حق پر جھگڑا کرنا
(۷) نماز میں بااختیار خود ہنسنا یا کسی مصیبت کی وجہ سے رونا
(۸) مرد کو ریشمی لباس پہننا
(۹) اکڑ اور اترا کر چلنا
(۱۰) کسی مسلمان کی ہجو کرنا اگرچہ اشارہ کنایہ سے ہو اور بات سچی ہو
(۱۱) بالاخانہ وغیرہ پر بلا ضرورت چڑھنا جس سے لوگوں کے مکانات سامنے پڑیں
(۱۲) کسی فاسق کے پاس بیٹھنا اٹھنا
(۱۳) مکروہ اوقات میں طلوع و غروب اور نصف النہار کے وقت میں نماز پڑھنا
(۱۴) ایام منہیہ عیدین اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا
(۱۵) کسی مسجد میں نجاست داخل کرنا
(۱۶) مسجد میں کسی مجنون یا اتنے چھوٹے بچے کو لے جانا جس سے مسجد کی ناپاکی کا خطرہ ہو
(۱۷) پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا
(۱۸) حمام میں ننگا ہو جانا اگرچہ لوگوں کے سامنے نہ ہو
(۱۹) صوم وصال یعنی اس طرح روزہ پر روزہ رکھنا کہ درمیان میں بالکل افطار نہ کرے
(۲۰) جس عورت سے ظہار کر لیا ہو کفارہ ظہار ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کرنا
(۲۱) عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا (مجبوری میں ہجرت کرنا پڑے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے
(۲۲) کھانے پینے کی ضروری چیزیں اناج وغیرہ کو گرانی کے انتظار میں روکنا
(۲۳) کسی چیز کا معاملہ دو شخصوں میں خرید و فروخت کا ہو رہا ہے یا کسی کی منگنی کسی جگہ ہو رہی ہے اس جگہ سے جواب ہونے سے پہلے اس کی خریداری یا اس پیغام میں رکاوٹ ڈالنا
(۲۴) گاؤں والے جو مال شہر میں بیچنے کے لئے لائیں اس کو بطور آڑھت کے فروخت کرنا
(۲۵) شہر میں آنے والے مال کو بازار میں آنے سے پہلے شہر سے باہر خرید کرنا
(۲۶) جمعہ کی اذان کے بعد بیع و شراء کرنا
(۲۷) سودے کے عیب کو اس کی بیع کے وقت چھپانا
(۲۸) شوقیہ کتا پالنا (شکار کے لئے یا کھیت، باغ، گھر کی حفاظت کے لئے پالنا جائز ہے
(۲۹) شراب کو اپنے گھر میں رکھنا
(۳۰) شطرنج کھیلنا
(۳۱) شراب کی خرید و فروخت کرنا
(۳۲) معمولی چیزیں ایک دو لقمہ کی چوری کرنا
(۳۳) حدیث سنانے یا لکھانے پر اجرت ٹھہرانا
(۳۴) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا
(۳۵) غسل خانہ یا پانی کے گھاٹ پر پیشاب کرنا
(۳۶) نماز میں سدل کرنا یعنی کپڑا درست کرنا
(۳۷) بحالت جنابت (حاجت غسل) اذان دینا
(۳۸) بحالت جنابت مسجد میں بلا عذر داخل ہونا
(۳۹) نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا
(۴۰) نماز میں ایک لمبی چادر میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ نکالنا مشکل ہو
(۴۱) نماز میں کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیل کرنا یعنی بلا ضرورت کسی عضو کو حرکت دینا یا کپڑے کو الٹ پلٹ کرنا
(۴۲) کسی نماز پڑھنے والے کے آگے یا اس کی طرف رخ کر کے بیٹھنا یا کھڑا ہونا
(۴۳) نماز میں دائیں بائیں یا آسمان کی طرف دیکھنا
(۴۴) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا
(۴۵) مسجد میں ایسے کام کرنا جو عبادت نہیں
(۴۶) روزہ کی حالت میں بی بی کے ساتھ مباشرت (ننگے ہو کر لیٹنا)
(۴۷) روزہ کی حالت میں بی بی کا بوسہ لینا جب کہ اس کو حد سے
(۴۸) زکوٰۃ ردی مال سے ادا کرنا
(۴۹) جانور کو پشت کی طرف سے ذبح کرنا
(۵۰) سڑی ہوئی مچھلی یا جو مر کر پانی کے اوپر آ جائے اس کو کھانا

باقی ص ۲۹ پر

ایک دردمند بڑھیا سے انٹرویو

میرے ساتھ بھی سلوک ہوتا رہے گا جو اب تک ہوتا رہا؟

تحریر...... محمد فیاض حمیدی

میں نے وادی تاریخ میں ہزاروں سال کا سفر اور سربستہ رازوں کا تعاقب کیا۔ خاردار راستوں پر آبلہ پائی کی۔ واقعات کے مدوجزر میں سرگرداں رہا یہ کوششیں اس بڑھیا کو پالینے کے لئے تھیں جو آج میرے سامنے بیٹھی تھی میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر صدیوں کا کرب صاف عیاں تھا' دکھوں اور غموں سے اس کا وجود ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا تھا بس اک سانس کی ڈوری تھی جس نے اس کے جسم و جاں میں ربط پیدا کیا ہوا تھا میں نے اس بڑھیا کے بارے میں بہت کچھ سنا اور پڑھا تھا مگر جوں جوں میں اس کے بارے پڑھتا اور سنتا گیا میرے تجسس میں بے قراری اور تڑپ میں اضافہ ہی ہوتا گیا میں خود اس بڑھیا سے اس کی کہانی سننا چاہتا تھا۔

آخر میں نے ہمت کی اور پوچھ ہی لیا اے بڑھیا تو کون ہے؟...... تو کون سے دکھ کی آگ میں جل رہی؟...... تو ظلم و بربریت کی کن آندھیوں سے گذری...... اب تیرے دن کیسے بیت رہے ہیں؟؟ اس نے آنکھ اٹھا کر میری طرف دیکھا تو مجھے یوں لگا جیسے سینکڑوں سال کی تاریخ' سرد و گرم شب و روز کا ایک ایک لمحہ اس کی آنکھوں میں ڈھیر ہو گیا ہو وہ کچھ دیر خاموش رہی جیسے بکھرے ہوئے حالات و واقعات کو یکجا کر رہی ہو پھر کہنے لگی۔

میں مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صوبہ سندھ کی سرزمین ہوں میں شاہ عبداللطیف بھٹائی' سچل سرمست' عبداللہ شاہ غازی' صبغت اللہ راشدی جیسے مجاہدوں کا مسکن ہوں جب محمد بن قاسم میرے پاس آئے تو ہر طرف کفر' جبر' ظلم' ناانصافی کا راج تھا بس وہ آئے اور میرے بھی دن بدل گئے کفر کے اندھیروں کی جگہ اسلام کی تعلیمات کے اجالوں نے لے لی امن' آشتی' محبت و شرافت' عدل و انصاف کی فراوانی میری پہچان بن گئی میرا سر فخر سے بلند ہو گیا۔ دنیا میں میرا چرچا عام ہوا ہر جگہ میری مثالیں دی جانے لگیں۔ میری گود میں پرورش پانے والے بچے جو کبھی آپس میں دست و گریباں تھے اسلام کی تعلیمات سے آپس میں شیر و شکر ہو گئے اب میرے زخم بھر چکے تھے ڈاکوؤں اور لٹیروں کی ماں جیسی تہمت میرے ماتھے سے مٹ چکی تھی مجھے بھی دنیا غازیوں' مجاہدوں' شہیدوں اور مجاہدین اسلام کی سرزمین کے نام سے یاد کرنے لگے۔ جہاں کہیں مسلمانوں پر برا وقت آتا میرے جیالے اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے پیش پیش ہوتے دنیا کے کسی خطے سے اپنی مسلمان' بہنوں' ماؤں' بیٹوں اور بھائیوں کی پکار سنتے تو صحراؤں' دریاؤں' پہاڑوں کا سینہ چیرتے ہوئے وہاں پہنچتے' دوسری طرف صوفیا کرام اور علمائے کرام شب و روز تبلیغ اسلام میں مصروف رہتے لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرتے۔

بڑھیا خاموش ہو گئی اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کچھ دیر سکوت چھایا رہا وہ رو کر اپنے درد دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی مگر اپنی تاریخ کے سنہرے دور کی یادیں سن کر میرا درد دل بڑھ رہا تھا۔ بڑھیا نے تھوڑی دیر خاموشی کے بعد میری طرف دیکھا اور گویا ہوئی وہ عجیب دور تھا جب اس دور کا موازنہ آج کے دور سے کرتی ہوں تو دل ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے اس وقت ان میں کتنی محبت اور اتفاق تھا ان کا مرنا اور جینا اسلام کے لئے تھا یہ وجہ ہے جب بھی ان پر کوئی آزمائش آتی تو اس کا مقابلہ انہوں نے اتفاق اور یکجہتی سے کیا......

جب ہندوستان پر انگریزوں نے غاصبانہ قبضہ کیا تو انگریزوں کا مقابلہ یوں تو پورے ہندوستان کے علماء کرام نے بھرپور انداز میں کیا مگر سندھ کا کردار ہی نرالا تھا انگریز لاکھ کوشش کے باوجود میرے جیالوں کو نہ دبا سکا اور نہ ہی ان جیالوں کا راستہ دار و رسن اور قید و بند کی صعوبتیں روک سکیں یہ انگریز کے خلاف لڑتے اور مرتے رہے کبھی بھی میرے آنگن میں غیروں کے قدم نہ جمنے پائے' ہائے میرے بچوں کو زندہ آگ میں پھینکا گیا ان کی زندہ کھالیں اتروائی گئیں مگر یہ نہ کبھی جھکے نہ دبے اور نہ ہی انہوں نے اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پاک پر کوئی آنچ آنے دی انگریزوں نے جب ہندوستان میں اسلامی درسگاہوں کا خاتمہ شروع کیا تو انگریز لاکھ کوشش کے باوجود یہاں اسلامی مدارس کو ختم کرنے میں ناکام رہے اس کی وجہ لوگوں کی اسلام سے والہانہ محبت تھی جس کا بیج محمد بن قاسم نے بویا تھا............

پھر جب ہندوؤں اور انگریزوں نے مل کر برصغیر کے مسلمانوں پر ظلم و ستم شروع کیا اور ہر آنے والا دن جبر و قہر کی نئی نئی صورتیں لے کر آنے لگا تو ان مظالم سے تنگ آکر مسلمانوں نے اپنے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا اس مطالبے کے حق میں سب سے پہلے میری سرزمین سے آواز اٹھی میری دھرتی کے مجاہدوں نے نئے وطن پاکستان کے حصول کے لئے جان و مال ہر قسم کی قربانی دی۔ کتنی گردنیں کٹیں! کتنے گھر جلے! کتنی ماؤں' بہنوں کی عصمت دری ہوئی؟ ہر ایک ایسی دلخراش داستان جسے سنانے کے لئے مجھ میں ہمت نہیں ...... نہیں ......ہے۔

پاکستان بن گیا تو ہندوؤں کے مظالم میں تیزی آگئی ہندوستانی ریاست سے مسلمان ہجرت کر کے میری سرزمین پر آباد ہونے لگے میں خوش تھی میرے بچے ان آنے والے مسلمانوں بھائیوں کو سینے سے لگاتے' ان کی مشکلات دور کرتے' انہیں دلاسہ دیتے' ان کے زخموں پر مرہم رکھتے اس طرح سب نے مل جل کر نئے ملک پاکستان کی تعمیر و ترقی کا عمل شروع کر دیا۔ آپس میں ان کی محبت اور اتفاق دیکھ کر میں خوشی سے پھولی نہ سماتی' محمد بن قاسم کے بعد مسلمانوں کا ٹوٹا ہوا تاریخی تسلسل ایک دفعہ پھر شروع ہو چکا تھا۔ میرے دل میں دشمنان اسلام کے خلاف جذبوں نے پھر انگڑائی لینا شروع کر دی تھی۔ میرے دل میں لاکھوں توقعات وابستہ تھیں کہ پاکستان اسلام کا قلعہ اور مرکز رہے گا اور یہاں کے جیالے پوری دنیا میں مغلوب و مظلوم مسلمانوں کو آزادی دلائیں گے۔ محمد بن قاسم کی طرح مظلوم بہن' بھائیوں کی پکار پر لبیک کہیں گے۔

مگر آہ...... میری یہ توقعات حسرت میں بدل گئیں جو آج تک میرے دل و دماغ میں ہچکولے کھا رہی ہیں۔ جس تشخص اور نظریہ کی بنیاد پر سب مسلمان ایک ہوئے تھے

باقی ص۲۶ پر

ناممکن ممکن ہو گیا

ابھی چند سال قبل یعنی ۱۹۸۱ء کی ہی بات ہے کہ عوس ابیلاو کراچی میں ریڈیو پاکستان کراچی کے بالمقابل سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کو بعض مجبوریوں کی بناء پر پرانی نمائش منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا پرانی نمائش پر واقع جامع مسجد باب الرحمت کی سابقہ عمارت اور دو کمروں پر مشتمل ایک ایسا دفتر جس میں کام کرنے والے احباب کو مئی اور جون میں اگر باہر سے کوئی آکر دیکھتا تو سمجھتا کہ یہ حضرات شاید ابھی ہی نہا کر نکلے ہیں اور تولئے کو زحمت دینا انہوں نے شاید مناسب نہیں جانا مگر دفتر میں چند منٹ گزارنے پر حقیقت یوں سامنے آتی کہ یہ نہانے کا پانی نہیں بلکہ گرمی کے نتیجے میں بہنے والا پسینہ ہے۔ جن لوگوں نے سابقہ دفتر اور مسجد دیکھے ہوں وہ جب آج کی جدید عمارت کو دیکھتے ہیں تو انگلی دانتوں میں پکڑے حیران کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔

کتنے ہی لوگوں کو دیکھا گیا جو ختم نبوت کراچی کی آج کی جدید عمارت میں داخل ہوئے اور جھجکتے ہوئے دفتر کے عملے سے پوچھا کہ جی ختم نبوت کا دفتر یہاں ہوا کرتا تھا وہ کہاں ہے؟ جب انہیں بتایا جاتا کہ جی ہاں یہی ہے تو اس تیز رفتار ترقی پر حیرت کا اظہار کرتے نہ تھکتے۔

یہ کرشمہ ہے ختم نبوت کے مبلغین اور دیگر متعلقین کے خلوص کا اور یہ نتیجہ ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی خصوصی دعاؤں کا اور یہ تعبیر ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن نور اللہ مرقدہ کے ان بہت سے خوابوں میں سے ایک خواب کی جو ان کی رحلت کے بعد تعبیر ہوئے۔

ایک وسیع و عریض دفتر کی ضرورت ایک عرصہ سے کراچی جیسے شہر میں محسوس کی جا رہی تھی۔ حضرت مفتی احمد الرحمن نور اللہ مرقدہ نے اپنے انتقال سے چند دن قبل ہی امیر کراچی جناب عبدالرحمن یعقوب باوا کو حکم دیا تھا کہ موجودہ عمارت کو شہید کر کے نئی اور وسیع عمارت کی تعمیر کا کام شروع کروا دیا جائے یہ وہ وقت تھا کہ کراچی دفتر کے اپنے فنڈ میں اس کام کے لئے تین لاکھ سے بھی کم رقم موجود تھی لیکن مفتی صاحب مرحوم اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا فرمانا تھا کہ تعمیر کا کام وسیع بنیادوں پر شروع کروا دیا جائے اگر خلوص ہوا تو اللہ تعالیٰ غیب سے انتظام فرما دیں گے اور پھر وہی ہوا شوال ۱۴۰۸ھ میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کے دست مبارک سے سنگ بنیاد کے بعد اگلے ہی سال ٹھیک ایک سال بعد شوال ہی میں جب عمارت کا افتتاح ہوا تو اس درمیانی مدت میں وہ ہو گیا تھا جس کی بظاہر توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ تقریباً پینتیس لاکھ کی لاگت سے تعمیر ہونے والی ختم نبوت کی وسیع اور پر شکوہ عمارت قادیانیوں کا منہ چڑانے کے لئے ایک قلعے کی شکل میں قائم تھی۔

تعمیر کی درمیانی مدت میں اس قلعے کی تعمیر روکنے کے لئے بہت سے ہتھکنڈے اختیار کئے گئے کبھی حکومت براہ راست ملوث ہوتی تو کبھی دوسروں کو ملوث کرنے میں ملوث ہوتی' ایک بہت بڑی رکاوٹ قائد اعظم مینجمنٹ بورڈ کے نام سے موسوم ادارہ بھی رہا ہے۔ ختم نبوت کراچی کا دفتر بانی پاکستان محمد علی جناح مرحوم کے مزار کے بالمقابل ہے جنہیں بعض اکابر کی پیروی میں' میں بھی قائد اعظم نہیں کہتا ہاں عظیم قائد کہنے میں کوئی حرج نہیں اور وجہ خدانخواستہ کوئی بغض یا حسد نہیں بلکہ یہ ہے کہ "اعظم" "اسم تفضیل" کا صیغہ

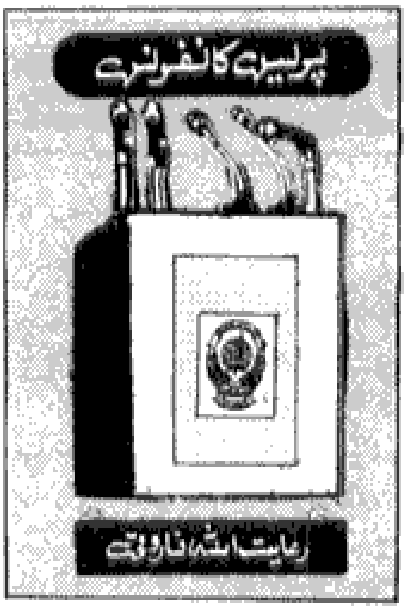

ہے اس لئے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی اور کو "قائد اعظم" کہنا میں مناسب نہیں سمجھتا اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو مزید وضاحت اس سے زیادہ ممکن نہیں کہ جیسے خداوند قدوس ہی "اللہ اکبر" ہیں اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی "قائد اعظم" ہیں۔ بہرکیف بات مینجمنٹ بورڈ کی چل رہی تھی۔ مینجمنٹ بورڈ نے بار بار اور ہر ممکن کوشش کی کہ دفتر تعمیر نہ ہو مگر ہو گیا وفاقی حکومت' ایس ڈی ایم' علاقہ پولیس' مینجمنٹ بورڈ اور کے ڈی اے یہ وہ ادارے ہیں جنہوں نے مل کر ختم نبوت کے ادارے کے خلاف محاذ قائم کیا مگر اس محاذ آرائی میں فتح ختم نبوت کی ہوئی۔

مینجمنٹ بورڈ کا سربراہ تو معاملے کو سمجھ ہی نہ سکا وہ ایک محدود ادارے کا سربراہ بن کر خود کو الف لیلوی دور کا حکمران سمجھ بیٹھا کہ یہاں میں حکم دوں اور وہاں پلک جھپکتے میں تعمیل ہو۔

چنانچہ اس نے اپنے چپڑاسی کو بھیج کر یہ "حکم" دیا کہ تعمیر فوری روک دی جائے اور جتنی تعمیر ہو چکی ہے اسے گرا دیا جائے۔

آپ اندازہ لگائیں کہ اس افسر کے دماغ میں کیسا غرور بھرا ہو اور کیسا نشہ چڑھا ہوا تھا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیسی عالمی سطح کی ایک ایسی تنظیم کے کراچی کے دفتر کو جو محض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ختم نبوت کے دشمنوں کی سرکوبی کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہے صرف ایک چپڑاسی کے ذریعے فتح کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا۔

اور کئی مرتبہ تو اس نے اپنے چپڑاسی کو بھیج کر ختم نبوت کا قلعہ تعمیر کرنے کے "مجرمین" کو اپنے دفتر میں حاضر ہونے کو کہا۔

اور جب اس فرعون صفت افسر کے ان احکامات کو محترمی عبدالرحمن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے اپنے جوتوں کی نوک سے نوازا تو اس افسر نے جو یقیناً" حسب و نسب کے اعتبار سے شیخ چلی سے تعلق رکھتا ہے پینترا بدلا اور تھانہ پریڈی میں زمین کے ناجائز قبضے اور چوری کا مقدمہ کر کے پولیس کو فوری کارروائی کا حکم دیا اور پولیس نے اپنی روایت کے عین مطابق "تیز رفتار کارروائی" کی اور منٹوں میں ایک اے ایس آئی پانچ سپاہیوں کی کمان کرتا ہوا ختم نبوت کے قلعے کو فتح کرنے آپہنچا مگر صورت حال کو خلاف توقع پا کر اس نے واپسی ہی میں عافیت جانی۔

جب تھانہ پریڈی فون کر کے وہاں کے ایس ایچ او سے رابطہ کیا گیا تو اس نے فون پر پولیس کے مشہور زمانہ "اخلاق" کا بھرپور مظاہرہ کیا بعد میں پتہ چلا کہ جس وقت ایس ایچ او الفاظ کے ذریعہ "شرافت" اور "شائستگی" پر تشدد کر رہا تھا اس وقت اس کے سامنے کرسیوں پر مینجمنٹ بورڈ کے افسران اور ایس ایچ او صاحب کی بیگم صاحبہ تشریف فرما تھیں اب ظاہر ہے ایک تیر سے دو شکار کے اس موقع کو وہ کیسے ضائع کرتا لیکن جب صرف آدھے گھنٹے بعد انہیں ایس ایچ او صاحب سے فون پر میری گفتگو ہو رہی تھی اس مرتبہ وہاں سے حقیقی خوش اخلاقی کا ایسا مظاہرہ ہو رہا تھا کہ یقین ہی نہیں آتا تھا کہ ٹیلی فون کا یہ رابطہ دوسری طرف کسی تھانے ہی سے ہے اور یہ آدھے گھنٹے قبل والے ہی ایس ایچ او ہیں۔

یہ کرشمہ ان چند ٹیلی فونوں کا تھا جو کراچی اور بیرون کراچی سے تھانہ پریڈی ہوئے تھے۔

قارئین یہ محض ایک فریب اور سیاہ ترین جھوٹ ہے کہ ختم نبوت کا یہ قلعہ ناجائز تعمیر ہے اس تعمیر کے لئے باقاعدہ سابق وفاقی وزیر سردار یعقوب خان ناصر کا اجازت نامہ موجود ہے اور اب اسی ترقی یافتہ عمارت میں مزید ترقی بھی

ملاحظہ ہو کہ ختم نبوت کے شعبہ کمپیوٹر کا افتتاح آج ہی ہوا ہے استاذ محترم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کی خوشی و مسرت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی اور یقیناً جب یہ پرچہ مکمل کمپیوٹرائز کتابت کے نتیجے میں ترقی یافتہ شکل میں آپ کے ہاتھ میں ہوگا تو آپ بھی خوشی محسوس کر رہے ہوں گے۔ ہاں اسلام دشمنوں اور بالخصوص قادیانیوں کے قلوب تو مزید جل کر سیاہ ہو رہے ہوں گے۔

قارئین تصور کریں کہ ایک وقت وہ کہ چھوٹی سی مسجد جس کی دیواریں باہر سے پلستر سے بھی محروم اور دو کمروں پر مشتمل دفتر جس کی چھتیں ٹین کی چادروں کی وہی دارالکتابت وہی امیر اور سیکرٹری جنرل کا دفتر وہی شعبہ اکاؤنٹ اور وہی مہمان خانہ اور ایک آج کا دن ہے کہ ایک وسیع و عریض عمارت قائم ہے جس میں دارالکتابت الگ' شعبہ کمپیوٹر الگ' اکاؤنٹ الگ' مہمان خانے الگ' لائبریری الگ' میٹنگ روم الگ اور لٹریچر روم الگ' اور سولہ افراد پر مشتمل عملہ جو دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ بظاہر تو یہ سب ناممکن نظر آتا تھا اس لئے قارئین بھی مانیں گے کہ ......ناممکن ممکن ہو گیا۔

نہتے اور بے بس

فلسطینی قیدیوں پر کیا گزرتی ہے؟

مشکلات و مصائب کے باوجود اسرائیلی قیدیوں میں اور کیمپوں میں مقید فلسطینی ثابت قدم ہیں

ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۷۵ ہزار فلسطینی اسرائیل کی جیلوں اور قیدیوں کے کیمپوں میں سیاسی نوعیت کے الزامات کے تحت بند ہیں۔ ان میں سے ۴۵ ہزار حالیہ انتفاضہ کے دوران نظر بند کئے گئے ہیں جو دسمبر ۱۹۸۷ء میں شروع ہوئی۔ ۱۹۸۷ء کے بعد گرفتار کئے جانے والوں میں چھوٹے بچے بھی شامل ہیں۔ انہیں ایک سے ایک ہزار سال تک قید کی سزائیں دی گئی ہیں مثلاً موخر الذکر سزا عمار ابو سرحان کو دی گئی۔ اس نے گذشتہ برس متعدد اسرائیلی آبادکاروں کو چھرا گھونپ دیا تھا جبکہ عربوں کے قتل کے مرتکب اسرائیلیوں کو شاذ ہی دو تین سال سے زائد کی سزائے قید دی جاتی ہے۔ اس کی بھی جلد ہی تخفیف کر دی جاتی ہے اور مجرموں کو پیرول پر رہا کر دیا جاتا ہے۔

دیگر فلسطینی قیدیوں کو "ہنگامی حالات کے قوانین" کے تحت قید کیا گیا ہے۔ ستم ظریفی ملاحظہ ہو یہ قوانین برطانیہ نے انتداب فلسطین کے دوران صیہونیوں کی دہشت گردی کی کارروائیاں روکنے کے لئے بنائے تھے۔ ان قوانین کے تحت کسی بھی شخص کو قانونی ضابطوں سے رجوع کئے بغیر ۶ ماہ تک نظر بند رکھا جا سکتا ہے۔ گذشتہ برس صیہونیوں نے یہ مدت بڑھا کر ایک سال کر دی اور اس دوران میں کسی کو حتیٰ کہ انٹرنیشنل ریڈ کراس کے نمائندوں کو بھی ملاقات کی اجازت نہیں ہوتی۔

ان قیدیوں کو سیاسی قیدیوں کیمپوں انصار ۱' انصار ۲' انصار ۳ اور مضاربہ الجلیل 'مقیدو' نماریہ' ۱ عطیہ' بتونیہ اور سکوبا وغیرہ کی جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔ جنوبی لبنان سے گرفتار کئے گئے فلسطینیوں کو بالعموم جنوبی لبنان کی مقبوضہ پٹی میں سیاسی قیدیوں کے کیمپ میں رکھا جاتا ہے۔

غربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو جس کا بیٹا' بیٹی یا باپ اسرائیل کی قید میں نہ ہو۔ روزگار سے محروم ہونے کے باوجود یہ خاندان انہیں اشیائے خورد و نوش بھجواتے ہیں۔ جب بھی ممکن ہو ملاقات کرتے ہیں' وکلاء کی فیس ادا کرتے ہیں اور عدالتوں میں مقدمات کی سماعت کے وقت موجود رہتے ہیں۔ عام طور پر غریب ہونے کی وجہ سے فلسطینی خاندان وکلاء کی فیس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ غزہ لائیرز سنڈیکیٹ نے ارکان کو سیاسی قیدیوں کا دفاع کرنے کی فیس وصول کرنے سے منع کر رکھا ہے اور اس نے یہ اخراجات برداشت کرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے لیکن اس کی کمزور مالی پوزیشن یہ کام بطریق احسن انجام دینے میں رکاوٹ ہے۔

یہ قیدی "تامرا" (TAMIR LAW) کے تحت رکھے گئے ہیں جو نظر بندوں کو یک طرفہ طور پر مجرم قرار دیتا ہے۔ "جج" اسرائیلی فوج کے ملازم افسر ہیں جنہیں قانون کا علم ہے نہ ان کی قانونی تربیت ہے۔ اسرائیلی استغاثہ کی طرف سے پیش کئے گئے ثبوت اور شہادتیں اتنے بودے ہوتے ہیں کہ عام قانونی عدالت میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک ناگزیر نتیجہ ہے کہ نظر بندوں کو وہی سزا دی جو استغاثہ تجویز کرے لیکن اگر وہ الزامات جھٹلاتے ہیں تو انہیں مزید سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً انتفاضہ میں نظر بند کیا گیا شخص اگر اعتراف کرلے تو اسے ۶ ماہ سے ایک سال تک سزا ملے گی اور معمولی جرمانہ لیکن اگر وہ جھٹلاتا ہے تو اسے ایک سے دو سال تک سزائے قید اور بھاری جرمانہ کی سزا ملے گی۔

ملزم کیسی ہی شہادت پیش کرے فوجی عدالتیں اس پر ایک فوجی کی گواہی کو ترجیح دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قیدیوں کی اکثریت "کمتر" سزا پانے کے لئے اور رہائی پانے کے لئے "اعتراف جرم" کرنے کو ترجیح دیتی ہے۔ وہ اسرائیلی فوجی عدالتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ جن کا عقیدہ ہے کہ ہر ملزم مجرم ہے جب تک اس کی بے گناہی ثابت نہیں ہوتی۔

اسرائیلی حتی الامکان وکلاء کا کام مشکل تر بنا دیتے ہیں۔ فوجی عدالتوں کے دروازوں پر فوجی ان کی توہین کرتے ہیں جب بھی وہ عدالت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے اچھل کود کرتے ہیں مقدمہ کی سماعت معمولی سی وجہ سے مثلاً عدالت کا کمپیوٹر یا فوٹو سٹیٹ مشین خراب ہو جانے کی بناء پر ملتوی کر دی جاتی ہے۔ سماعت کے بعد بھی وکلاء کو اپنی مرضی سے نہیں جانے دیا جاتا ہے۔ قیدیوں کی ملاقات کے لئے وکلاء اور رشتہ داروں کو دو ہفتے پہلے درخواستیں دائر کرنا پڑتی ہیں۔ ملاقات جو تین منٹ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ تفتیشی افسر کی عدم موجودگی سمیت کسی بھی وجہ کے نتیجے میں ملتوی ہو سکتی ہے۔

انصار ۳ میں قید بعض نظر بندوں کے رشتہ داروں کو بھی ملاقات کرنے کی اجازت نہیں۔ صرف نظر بند کے وکیل مہینے میں ایک بار دوسرے موکلوں سے ملاقات کے ساتھ اس سے ملاقات کا حق حاصل ہے۔ غزہ کے وکیل کی انصار ۳ میں اپنے موکلوں سے ملاقات سارا دن صبح پانچ سے رات دس بجے تک رہے گی۔ صرف غزہ کے دس وکیلوں کو ہفتہ میں پانچ مرتبہ ملاقات کی اجازت ہے جبکہ ملاقات کے خواہاں کی تعداد ۲۰۰ سے زیادہ ہوتی ہے۔

ملاقات اس صورت میں بھی منسوخ ہو سکتی ہے کہ اس روز یہودیوں کا کوئی تہوار پڑتا ہو یا کیمپ کا کمپیوٹر خراب ہو جائے یا فارم میں قیدی کے کوائف ٹھیک طور پر

باقی صفحہ ۲۹ پر

شناختی کارڈ میں

مذہب کے خانہ کا اضافہ پر اعتراضات کی حقیقت

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ آئین کی دفعہ ۱۰۶، ۲۶۰ میں ترمیم ہوئی۔ چونکہ قادیانیوں نے خود کو غیر مسلم تسلیم کرنے سے عملاً انکار کر دیا تھا۔ اس لئے بھٹو صاحب ہی کے دور حکومت میں رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کرکے شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کا اضافہ کیا گیا ہر وہ شخص جو اپنا مذہب اسلام لکھے اس کے لئے شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کا اضافہ کیا گیا ہر وہ شخص جو اپنا مذہب اسلام لکھے اس کے لئے شناختی کارڈ کے فارم میں ایک حلف نامہ شامل کیا گیا یہ بھٹو صاحب کے دور حکومت میں ہوا۔ اس وقت کی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ذمہ دار رہنماؤں مولانا محمد یوسف بنوریؒ مولانا مفتی محمودؒ، پروفیسر غفور احمد، مولانا شاہ احمد نورانی، چوہدری ظہور الٰہی، مولانا عبدالحق، مولانا تاج محمود، مولانا عبید اللہ انور، نوابزادہ نصر اللہ خان، مولانا عبدالستار خان نیازی وغیرہ نے بھٹو حکومت سے مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ کے فارم تو رجسٹریشن دفاتر میں رہ جائیں گے ضروری ہے کہ شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اضافہ کیا جائے۔ بھٹو صاحب نے فرمایا کہ پورے ملک کے شناختی کارڈ نئے سرے سے بنانے پر قومی خزانہ پر بار بوجھ ہوگا۔ تاہم آپ کا مطالبہ معقول ہے مناسب وقت پر اس پر عمل درآمد کرلیا جائے گا۔ قادیانی سازش سے بھٹو صاحب اور مجلس عمل کے درمیان کشیدگی پیدا کردی گئی جس کے نتیجہ میں اس ترمیم پر قانون سازی نہ ہوسکی۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے آرڈی ننس کے ذریعے اس خلاء کو پر کیا اور پھر پاسپورٹ میں خانہ مذہب کا اضافہ کردیا گیا۔

وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور دوسرے ذمہ دار حضرات سے مختلف وفود نے ملاقاتیں کیں۔ سیمینار منعقد کئے اشتہارات شائع ہوئے۔ اخبارات میں مطالبہ کیا گیا حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں سے رپورٹیں منگوائی جو مطالبہ کے حق میں آئیں اور بالآخر ۳ اکتوبر کو وزارت مذہبی امور اور وزارت داخلہ نے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ مکاتب فکر کے رہنماؤں کا اجلاس بلا کر فیصلہ کا اعلان کردیا کہ شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اضافہ ہوگا۔ فیصلہ کے اعلان ہوتے ہی مختلف طبقات نے اس پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ جسے ڈاکٹر اسرار احمد نے سیکولر اور دینی قوتوں کے درمیان کشمکش کا نتیجہ قرار دیا ہے تمام تر دینی قوتیں اسے مبنی بر انصاف اور آئین کے مطابق قرار دے رہی ہیں جبکہ تمام تر سیکولر سیاسی رہنما اور جماعتیں اس کی مخالفت کرنے والے طبقات کے اعتراضات کی حقیقت کیا ہے۔

تحریر..... مولانا اللہ وسایا مدظلہ

پی ڈی اے جو دراصل پیپلز پارٹی کا دوسرا نام ہے اس کی مخالفت میں پیش پیش ہے اور اسے فرقہ واریت کا باعث قرار دے رہے ہیں حالانکہ بھٹو صاحب کے دور میں ہی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔

اگر یہ فرقہ واریت کا باعث ہے تو اس کی ذمہ داری ان کے بانی رہنما پر عائد ہوتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت نے ترمیم کو تسلیم کرلیا ہوتا تو یہ مسائل پیدا نہ ہوتے۔ قادیانیوں کی آئین سے بغاوت ہی ان مسائل کے جنم لینے کا باعث بن رہی ہے۔ اقلیتوں کے حقوق کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے حضرات قادیانیوں کو آئین سے سرکشی و بغاوت پر ٹوکنے کی بجائے ان کو پابند آئین بنانے والوں پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں اور یوں بھٹو صاحب مرحوم کی سب سے بڑی نیکی پر پانی پھیر رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی میں سردار فاروق احمد خان لغاری ایسے دین دار حضرات سے توقع ہے کہ وہ صورت حال کا صحیح تجزیہ کریں گے اور محض حکومت کی مخالفت میں اس جائزہ و مبنی بر انصاف فیصلے کی مخالفت برائے مخالفت کے اقدام سے گریز فرمائیں گے۔

یہ کہنا شناختی کارڈ میں مذہب کے اضافہ و اندراج اعلان و اظہار سے اقلیتوں میں احساس محرومی پیدا ہوگا شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کے اندراج سے تو ایسے نہیں ہو رہا ہے اور یہ عمل گذشتہ پندرہ سال سے جاری ہے یکدم کیسے احساس محرومی پیدا ہو جائے گا اور پھر اس حقیقت کو کیوں نظر انداز کردیا جاتا ہے کہ شناختی کارڈ میں مسلم و غیر مسلم تمام کے لئے مذہب کا اندراج لازمی ہوگا۔

دراصل بات یہ ہے کہ صرف قادیانی اقلیت ایسی ہے کہ وہ اپنے عقیدہ قادیانیت کے اظہار سے گریزاں ہے وہ مسلمانوں میں شامل رہ کر اپنے کفر کا زہر پھیلا کر مسلم معاشرہ کو زہر آلود کرنا چاہتی ہے ورنہ ایک مسلمان مسیحی یا کسی کے لئے بھی اپنے مذہب کا اعلان باعث فخر ہے نہ کہ باعث محرومی اگر کسی کے لئے اپنے مذہب کا اعلان و اظہار باعث محرومی ہے تو اس مذہب کو چھوڑ کیوں نہیں دیتا جس کا اظہار اسے محرومیت سے دوچار کر رہا ہے۔

اقلیتوں بالخصوص مسیحیوں سے اس کی مخالفت کے یہ معنی ہیں کہ یا تو وہ قادیانی سازش کا شکار ہیں یا دال میں کالا کالا ہے آخر وہ اپنے مذہب کے اظہار سے کیوں شرما رہے ہیں پاکستان ایسی نظریاتی مملکت میں شریعت بل کی مخالفت، قرآن و سنت کو سپریم لاء بنانے کی مخالفت، تحفظ ناموس رسالت بل کی مخالفت دو قومی نظریہ کی مخالفت، جداگانہ طرز انتخاب کی مخالفت آخر مسیحی حضرات فرمائیں کہ وہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے خلاف کب تک اور کہاں تک مخالفت کے عمل کو جاری رکھ کر اسلامیان پاکستان کی رواداری کے جذبے سے کھیلنا چاہتے ہیں۔

مسلمان اکثریت پاکستان کے باسی سوچیں کہ اقلیتیں اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں آخری سرحدوں کو پھلانگنے کے لئے کیوں بے چین نظر آتی ہیں پاکستان میں شناختی کارڈ کے خانے میں مذہب کا اندراج دو قومی نظریہ کی روح کے مطابق ہے۔ برصغیر میں علامہ اقبال اور قائد اعظم ہی اس نظریہ کے علمبردار تھے حکومت کو اس سلسلے میں کسی

قسم کا معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کے بجائے پاکستان کی نظریاتی سرحدات کا تحفظ کرنا چاہئے کہ یہ برصغیر میں مسلم قوم اور پاکستان کی بقاء کا مسئلہ ہے۔

مسلمان کبھی اپنی شناخت بطور مسلمان کے کرانے میں کوئی عار یا شرم محسوس نہیں کرتا تو اقلیتیں کیوں اس پر سیخ پا ہیں۔ حقیقت میں قادیانی خواتین و حضرات جرائد و اخبارات میں یا سڑکوں پر آکر واویلا کرکے اپنی گلو خلاصی کے لئے مسیحی اقلیت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں اور چور کی داڑھی میں تنکا کے مصداق اقلیتیں مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر رہی ہیں کہ آخر ہر معاملہ میں انتشار و افتراق کی یہ فضاء پیدا کرنے کا ان کا رویہ کسی مصلحت کا آئینہ دار ہے۔

لاعلمی کا برا ہو کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن افضل حیدر نے فرمایا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو اعتماد میں نہیں لیا گیا حالانکہ ۱۹۷۷-۷۸ء کی مطبوعہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں نظریاتی کونسل سفارش کرچکی ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اندراج کیا جائے۔ اس سے غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ ہوگا نیز یہ کہ حدود و تعزیرات میں غیر مسلموں کو استثنائیات حاصل ہیں اس سے وہ فائدہ حاصل کرسکیں گے۔ (ملخصاً ص ۱۵۳ سفارش نمبر ۲۴)

اور پھر جب پورے ملک میں جداگانہ طرز انتخابات کے ہوتے ہوئے ووٹر لسٹوں کی تیاری صرف اور صرف شناختی کارڈ پر موقوف ہے تو اس اہم قومی ذمہ داری سے انحراف کیسے ممکن ہے یا جعلی ووٹوں کے اندراج کو روکنے کے لئے شناختی کارڈ میں خاص مذہب کے اندراج کے مبنی بر انصاف منطقی فیصلے سے کیوں کر گریز کیا جاسکتا ہے۔

اس امر پر قادیانی جماعت نے مسیحیوں کو بھڑکا کر سڑک پر لاکھڑا کیا۔ احتجاج و بھوک ہڑتال، دھمکی آمیز بیانات کا سلسلہ جو شروع کردیا گیا یہ پاکستانی قوم اور حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے وہ سوچے کہ قادیانی آئین سے بغاوت کا ارتکاب کرنے کی پالیسی میں کس حد تک آگے جارہے ہیں ان کی روک تھام کے لئے اس پر عمل درآمد اور آہنی پنجہ سے مضبوطی کے ساتھ اسے موثر بنانے کے ضرورت اور زیادہ واضح ہوجاتی ہے۔

اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ اب حقیقت پسند مسیحی رہنماؤں نے اس فیصلہ کی معقولیت کا برملا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے وہ اس کی مخالفت کو بعض مفاد پرست عناصر کا شاخسانہ قرار دے رہے ہیں جیسا کہ گرجا گھر گوجرانوالہ سرگودھا کے مسیحی رہنماؤں کے بیانات اخبارات میں آچکے ہیں۔

حکومت کے خلاف پی ڈی اے کی تحریک کا اعلان قادیانی اور سیکولر جماعتوں کا محض ایک دینی و آئینی و قومی فیصلہ سے انحراف اور اسے بہانہ بنا کر سڑکوں پر آنا یہ سب کچھ ایک سلسلہ کی کڑیاں ہیں انہیں ملا دیا جائے تو سندھ اسمبلی کی قرارداد سے لے کر پی ڈی اے کی قرارداد تک صحیح صورت حال سمجھنے میں حکومت کو غلطی نہیں کرنی چاہئے اگر ہم مسلمان ہیں۔ پاکستانی ہیں دو قومی نظریہ کا علامہ اقبال کا نعرہ حق تھا۔ جداگانہ طرز انتخابات کا مطالبہ قائداعظم کا صحیح تھا اسلامی نظریات کونسل نے صحیح سفارش کی ہے قادیانیوں کو غیر مسلم صحیح قرار دیا گیا تو پھر یہ فیصلہ بھی صحیح ہے۔ حکومت کو مضبوط موقف اختیار کرنا چاہئے کہ یہ پاکستان اور نظریہ پاکستان کا تقاضا ہے آخر سعودی عرب انڈونیشیا وغیرہ میں بھی شناختی کارڈ میں خانہ مذہب موجود ہے حالانکہ انڈونیشیا میں پاکستان کی نسبت عیسائی زیادہ ہیں۔

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ

اور مسیحی اقلیت کے راہنماؤں کا بلاجواز پروپیگنڈہ

تحریر...... صاحبزادہ طارق محمود

۱۳ اکتوبر ۹۲ء بروز منگل وفاقی حکومت نے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے کمپیوٹر سسٹم کے تحت بننے والے نئے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کرنے کا فیصلہ کیا۔ وزارت مذہبی امور اور وزارت داخلہ نے ایک مشترکہ اجلاس میں اس کا اعلان کیا اجلاس کی صدارت مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے کی جب کی وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین بھی اجلاس میں موجود تھے فیصلے کا متن حسب ذیل تھا۔

"ہر شناختی کارڈ میں درخواست دہندہ کو اپنے مذہب کا اندراج کرنا پڑے گا۔ قبل ازیں جتنے شناختی کارڈ بھی جاری ہوچکے ہیں۔ ان کی جگہ نئے قومی شناختی کارڈ جاری کر دیئے جائیں گے۔ یہ فیصلہ صوبائی حکومتوں، مذہبی امور کی وزارت اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق کیا گیا ہے۔ ان سفارشات میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ پاکستان کے آئین میں ایک مسلمان کی جو تعریف کی گئی ہے۔ اس کے مطابق اس قومی شناختی کارڈ میں ایک خانہ ایسا ہونا چاہئے۔ جس میں درخواست دہندہ اپنے مذہب کا اعلان کرسکے کہ آیا وہ مسلمان، عیسائی، قادیانی، ہندو، پارسی، سکھ، بدھ یا کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ پاکستان میں انتخابی فہرستیں بھی مسلمانوں اور غیر مسلموں کی الگ الگ تیار کی جاتی ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ قومی شناختی کارڈ میں بھی مذہب کی وضاحت موجود ہو۔"

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کا مطالبہ اور اس کی حالیہ منظوری ۱۹۷۴ء میں کی جانے والی اس آئینی ترمیم کا حصہ ہے جس میں قادیانیوں کو اس وقت کی قومی اسمبلی نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کا موقف سن کر انہیں متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کے ساتھ قادیانیوں بالخصوص خدام الاحمدیہ کے غنڈوں کی غنڈہ گردی اور دہشت گردی کے رد عمل کے نتیجہ میں تحریک ختم نبوت چل نکلی۔ صدر محمد ضیاء الحق شہید کے دور میں مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کی تشخیص الگ الگ کرکے جداگانہ بنیادوں پر انتخابات کا طریق کار وضع کیا گیا۔ چنانچہ جونیجو صاحب کی جمہوری حکومت کے زمانہ میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے۔ جونیجو صاحب اور بعد ازاں بیگم بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں بنیادی طور پر اس مطالبے سے اتفاق کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ ملک میں جاری شدہ شناختی کارڈوں کو منسوخ کرکے نئے سرے سے کارڈوں کا اجراء مشکل کام ہے یہ عذر معقول تھا اس طرح سابقہ حکومتوں کے ادوار میں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ جگہ نہ پاسکا۔ میاں محمد نواز شریف کے دور حکومت میں اعلان ہوا کہ پورے ملک میں تمام شناختی کارڈوں کو کمپیوٹرائز کیا جائے گا سابقہ حکومتوں کے ادوار کے برعکس موجودہ انتظام کے تحت وہ عملی رکاوٹ دور ہوگئی جس کا اظہار کیا گیا تھا چاہئے تو یہ تھا کہ کمپیوٹر سسٹم کے تحت بننے والے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ لکھ دیا جاتا لیکن حکومت نے نہ جانے کس مصلحت کے تحت خاموشی اختیار کرلی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس مطالبہ کو حکومت کے ایوانوں سے لے کر عوام الناس کے کانوں

تک پہنچایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کی ایسی دینی جماعت ہے جو سیاسی آلودگیوں اور فرقہ وارانہ کشیدگی سے بے نیاز ہو کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں سرگرم عمل ہے۔ اس جماعت کے بانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔ جبکہ آج کل مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اس جماعت کے امیر ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عقیدہ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کی داعی اور علمبردار کی حیثیت رکھتی ہے لیکن جماعت کی ہمیشہ یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ مختلف اہم مواقع پر ایک ایسی مجلس عمل کے قیام کا اہتمام کرتی ہے جس میں تمام مکاتب فکر دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث اور شیعہ کو نمائندگی دینے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ دینی سیاسی جماعتوں کو اس میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ دینی و سیاسی جماعتوں کے ذریعے مطالبہ کو متفقہ اور موثر طور پر پیش کر کے منظور کرایا جاسکے اور تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اتحاد کا عملی مظاہرہ کیا جاسکے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۸۴ء میں ختم نبوت کی تحریکوں میں اتحاد و اتفاق کے مثالی اور یادگار مظاہرے دیکھنے میں آئے۔

کمپیوٹر سسٹم کے تحت بننے والے نئے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کا اصولی اور آئینی مطالبہ تسلیم کئے جانے کے بعد حقوق انسانی کی علمبردار بعض نام نہاد انجمنوں اور بالخصوص مسیحی اقلیت کے راہنماؤں نے مخالفانہ مہم تیز کر دی ہے حالیہ فیصلے کے خلاف ان کے اخباری بیانات کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

○ ..... مذہب کے خانہ کے اندراج سے ملکی سلامتی اور یکجہتی کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

○ ..... حالیہ فیصلہ آئین اور قانون کے منافی اور اقلیتوں کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہے۔

○ ..... مذہب کا خانہ اقلیتوں کے لئے امتیازی سلوک کا باعث بنے گا۔

○ ..... یہ اقدام قائد اعظم کی تعلیمات سے متصادم ہے۔ قائد اعظم نے کہا تھا کہ پاکستان میں سب پاکستانی بن کر رہیں گے۔

○ ..... اگر حکومت نے اپنا فیصلہ جلد واپس نہ لیا تو مسیحی عوام نہ صرف بھوک ہڑتال کریں گے بلکہ پرامن لانگ مارچ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

حقوق انسانی کی نام نہاد انجمنوں اور مسیحی اقلیت کے سیاسی راہنماؤں نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھائے جانے کے فیصلے پر جو بلاجواز اور گمراہ کن پراپیگنڈہ مہم شروع کر رکھی ہے وہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اخبارات کے ذریعے مسیحی راہنماؤں کی طرف سے پیش کیا جانے والا موقف غیر واضح' کمزور اور سطحی نظر آتا ہے مسیحی برادری ہمارے ملک کی سب سے بڑی اقلیت ہے جسے مذہبی رسومات اور اپنے مذہبی تہوار منانے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ قادیانیوں کے سوا پاکستان کی باقی تمام اقلیتیں عیسائی' ہندو' پارسی' سکھ' بدھ وغیرہ محب وطن اور امن پسند اقلیتیں سمجھی جاتی ہیں جب کہ قادیانی ہی ایسی اقلیت ہیں جو کہ پاکستان کے آئین کا احترام نہیں کرتے اور نہ ہی ۱۹۷۳ء کے آئین کی اس ترمیم کو مانتے ہیں جس میں انہیں ان کے عقائد کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ قادیانی بڑی ڈھٹائی سے اپنے آپ کو "مسلمان" ظاہر کر کے غیر ملکی حکومتوں اور عوام کو دھوکہ دے کر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں بالخصوص پاکستانی شہریوں کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ سعودی عرب' امارات میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے لیکن اس کے باوجود ان کے بارے میں یہ شکایات عام ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے حرمین شریفین میں داخل ہو جاتے ہیں۔ قادیانیوں کی یہ غیر قانونی حرکات سفارتی طور پر ہمارے لئے بدنامی اور رسوائی کا باعث بنتی رہی ہیں۔ مسیحی اور دیگر اقلیتوں کے افراد اپنے نام غیر مسلموں کی انتخابی لسٹ میں درج کرواتے ہیں جبکہ قادیانی اقلیت نے نہ صرف اپنا نام درج کرانے سے انکار کیا بلکہ اسمبلیوں میں مخصوص اقلیتی نشستوں پر بائیکاٹ کر کے حصہ لینے والے قادیانیوں کو بھی اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۹ء کے انتخابات کے موقع پر مخصوص اقلیتی نشستوں پر قادیانی جماعت نے بائیکاٹ کا اعلان قومی اخبارات میں اشتہارات کی صورت میں کیا تھا یہ اشتہارات ملک کے آئین اور قانون سے کھلی بغاوت کے مترادف ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے اور قانون کی بالادستی کا تحفظ کرنے والے اداروں کے لئے قادیانی جماعت کے یہ اشتہارات لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(قادیانی اشتہار کی عبارت ملاحظہ ہو۔)

انتخابات سے لاتعلقی کا اعلان

"چند روز ہوئے ذرائع ابلاغ نے قومی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشست پر انتخاب کے پروگرام کا اعلان کیا تھا جسے قومی اخبارات نے بھی شائع کیا ہے اس بارے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار اس امر کی وضاحت کی جاچکی ہے کہ قومی اسمبلی یا کسی بھی صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا احمدی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے ایمان عقیدہ اور ضمیر کے عین مطابق انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنے ناموں کے اندراج نہیں کرائے اور اگر کسی احمدی کا ووٹ کسی انتخابی فہرست میں درج بھی ہے تو ایسا اس کی اطلاع اور رضامندی کے بغیر ہوا ہے اور ایسے ووٹوں کی منسوخی کے لئے متعلقہ افراد کی جانب سے متعلقہ حکام کو اطلاع دی جاچکی ہے۔

اس صورت حال میں کہ احمدیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے احمدیوں کے حلقہ نیابت اور نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں بھی قومی اور صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر کسی احمدی نے انتخاب میں حصہ نہیں لیا تھا اور یہ نشستیں خالی ہی رہی تھیں۔

اس واضح صورت حال کے بارے میں جماعت احمدیہ وفود کے ذریعے بھی اور تحریری طور پر بھی چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کر چکی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر لائی جاچکی ہے کہ احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر انتخاب کا کوئی بھی آئینی' قانونی یا اخلاقی جواز نہیں ہے اور ان نشستوں پر انتخاب انصاف قانون اور نیابت کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کے مترادف ہے۔

اس قسم کے انتخابات میں اگر کوئی مفاد پرست کسی نشست پر بطور احمدی حصہ بھی لیتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اسے احمدی اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اسے احمدیوں کا نمائندہ قرار دیا جانا چاہئے۔"

مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ

(روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء)

قادیانی انگنڈ بھارت کے "مذہبی عقیدے" پر اس قدر سختی سے کاربند ہیں کہ پاک وطن کی مٹی کی بجائے بھارت کی مٹی میں دفن ہونا پسند کرتے ہیں۔ قادیانی اپنے مردے پاکستان کی سرزمین میں امانتاً دفن کرتے

○ مرزا غلام نبی جانباز انتقال کر گئے ○

لاہور (پ ر) مجلس احرار اسلام اور تحریک آزادی کے مرکزی رہنما بزرگ صحافی اور مرزا غلام نبی جانباز گزشتہ روز طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ شادباغ گراؤنڈ میں ادا کی گئی جس میں بڑی تعداد شریک ہوئی۔ نماز جنازہ میں نواب زادہ نصر اللہ خان' مولانا محمد اجمل خان' مولانا اجمل قادری' محمد فاروق قریشی' مولانا عطاء اللہ حسینی بخاری' چوہدری ثناء اللہ بھٹہ' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد امجد خان' مولانا میاں عبدالرحمٰن' حاجی محمد جہانگیر' مولانا سعید الرحمٰن سمیت دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ مولانا سید نفیس شاہ نے پڑھائی۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں مولانا عبداللہ درخواستی' مولانا محمد اجمل خان' مولانا فضل الرحمٰن' سینیٹر حافظ حسین احمد' مولانا اجمل قادری' سابق وفاقی وزیر حاجی فقیر محمد خان' مولانا امیر حسین گیلانی اور مولانا محمد امجد خان نے مرزا غلام نبی جانباز کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا کی تحریک آزادی میں خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے مرحوم کی مغفرت کی دعا کی اور لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا۔

ہیں۔ قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود کی قبر پر لگایا جانے والا کتبہ اور اس پر درج قادیانی خلیفہ کی وصیت ان کے الہامی عقیدہ اور چھپے ہوئے مکروہ عزائم کی عکاسی کرتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا یہ کتبہ اتار لیا گیا لیکن اس کا فوٹو محفوظ ہے۔

قادیانی اقلیت نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں بیسیوں حوالہ جات سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تب اکا کر اسلام اور مسلمانوں کے متوازی علیحدہ مذہب "نبوت اور امت کی بنیاد رکھی تھی۔ ہمیں قادیانیوں کے مذہب یا عقائد پر اعتراض نہیں بلکہ قادیانیوں کی طرف سے اسلام کا لیبل استعمال کرنے پر اعتراض ہے جب کوئی ادارہ یا کمپنی یہ برداشت کرنے کو تیار نہیں کہ کوئی دوسرا ادارہ ان کا لیبل استعمال کرے تو مسلمان کیونکر برداشت کر سکتے ہیں کہ قادیانی غیر مسلم ہونے کے باوجود اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے کفر کو چھپائے رکھیں قادیانیوں کے اس لبادے کو اتارنے کے لئے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ازحد ضروری ہے۔

جہاں تک مسیحی راہنماؤں کے پروپیگنڈہ کا تعلق ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک منظم سازش ہے اور اس کے پس پردہ قادیانی جماعت کارفرما ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے سے اصل چوٹ قادیانی اقلیت پر پڑی ہے۔ جب کہ چیخ و پکار کی آوازیں عیسائی اقلیت کے راہنماؤں کے منہ سے نکل رہی ہیں اور انہوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ متاثرہ اقلیت کی طرف سے (قادیانی) احتجاج کا ایک لفظ بھی نہیں آیا۔ قادیانیوں کے خلاف بھی کوئی حکومتی فیصلہ ہوتا ہے تو مختلف قادیانیت نواز لابیاں فوراً" سرگرم عمل ہو جاتی ہیں۔ کرسچن لیگ لاہور کے راہنما مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مردم شماری میں بڑی مدد ملے گی ان کا دعویٰ ہے کہ مسیحی ملک کی سب سے بڑی اقلیت ہیں جن کی آج تک مردم شماری نہیں ہو سکی۔

مسیحی اقلیت کے راہنماؤں اور حقوق انسانی کی بعض نام نہاد انجمنوں نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کئے جانے کے فیصلے پر جن دور از کار خدشات و خطرات کا اظہار کیا ہے ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

گزشتہ شمارہ میں ایک اہم فرو گزاشت

۱۳ اکتوبر [illegible] شاہ [illegible] نے [illegible] مجلس تحفظ ختم نبوت کا شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافہ کا مطالبہ تسلیم کیا۔ ۱۳ اکتوبر کو مرکزی جامع مسجد اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور راہنماؤں کا اجتماع ہوا اس میں علماء کرام کی پرجوش تقریریں ہوئیں جن علماء نے تقریریں کی ہیں وہ تقریریں گزشتہ شمارہ میں [illegible] عنوان [illegible] کتابت [illegible] تصحیح فرمائیں۔ خاص طور وہ حضرات جو ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارے محفوظ رکھتے اور جلدیں کراتے ہیں وہ ضرور تصحیح کر لیں۔ ادارہ قارئین سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

مسیحی راہنماؤں کو علم ہونا چاہئے کہ مذہب کے خانے کی بنیاد سب سے پہلے قائد اعظم نے رکھی تھی۔ پاکستان دو قومی نظریے کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا۔ پاکستان بننے سے قبل مارچ ۱۹۴۳ء میں مسلم علی گڑھ یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے دو قومی نظریے کی وضاحت ان الفاظ میں کی تھی۔

"پاکستان اسی دن وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا یہ اس زمانے کی بات ہے جب یہاں مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہ تھی مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے وطن نہیں اور نہ ہی نسل' ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہ رہا وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد ہو گیا۔ ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آ گئی۔"

آپ نے غور فرمایا کہ پاکستان کے مطالبہ کے لئے جذبہ محرک کیا تھا؟ مسلمانوں کے لئے ایک جداگانہ مملکت کے لئے وجہ جواز کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کی وجہ نہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے اور نہ انگریزوں کی چال یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔

معروف مسیحی مفکر پروفیسر استھ کو اپنی کتاب میں اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑا کہ "پاکستان کو نہ صرف اپنی نظریاتی اساس کی سچائی کا ثبوت مہیا کرنا ہے بلکہ اس تجربے کی اساس پر اس امر کی صداقت موقوف ہے کہ عصر حاضر میں جبکہ انسان عقل اور سائنس کی بے شمار وادیاں قطع کر چکا ہے کوئی ریاست مذہب کے نام پر قائم رہ سکتی ہے یا نہیں؟ پاکستان نے مذہب کے نام پر ایک تجربہ کیا اور وہ اس تجربے کا نام ہے اگر پاکستان کسی شکل میں ہارا تو نہ صرف اس تجربے کی ناکامی ہو گی بلکہ خود اسلام کو زبردست دھکا لگے گا۔"

پروفیسر استھ کے نقطہ نظر سے اگر قیام پاکستان کی حقیقت پر غور کر لیا جائے تو بلاشبہ اس نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے کہ پاکستان نظریاتی اساس "اسلام" اور "مسلم تشخص" کی ایک تجربہ گاہ ہے اگر اس اساس کے اندر کسی بھی شکل میں دراڑیں پڑ گئیں تو اس تجربے کی ناکامی ہمارے مذہب اور مسلم تشخص دونوں کو لے ڈوبے گی۔

ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ قیام پاکستان میں مسیحی راہنماؤں کا حصہ کتنا ہے اور ان کی کیا قربانیاں ہیں؟ تاہم پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے پاکستان کی بظاہر مخالفت نہیں کی اور پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے ان کا مرنا جینا بھی اسی وطن سے وابستہ ہے۔ حالیہ فیصلہ کے خلاف مسیحی اقلیت کے راہنما شدید ردعمل کا مظاہرہ کر کے اس اقلیت (قادیانی) کے ہاتھ پاؤں مضبوط کر رہے ہیں جنہوں نے آج تک پاکستان کو ذہنی و قلبی طور پر تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اکھنڈ بھارت ان کا الہامی عقیدہ ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم ان کے نظریہ کے مطابق عارضی ہے۔ قادیانی جماعت کے سابقہ سربراہ آنجہانی مرزا محمود اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے۔ یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔"

(بیان مرزا محمود خلیفہ ربوہ ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

قیام پاکستان کے بعد پہلی قانون ساز اسمبلی میں پاکستان کا جو قومی پرچم پیش کیا گیا تھا آج تک وہی پرچم ہماری فضاؤں میں لہرا رہا ہے ہمارا قومی پرچم دو رنگوں پر مشتمل ہے۔ سبز رنگ مسلمانوں کے لئے جبکہ سفید رنگ اقلیتوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ قومی پرچم پاکستان کی پہچان اور قوم کی شناخت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اقلیتوں کے کسی راہنما نے آج تک کبھی اعتراض نہیں کیا کہ قومی پرچم میں اقلیتوں کے لئے سفید رنگ کیوں مخصوص کیا گیا؟ قومی پرچم اس نظریے کا ترجمان ہے جس کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا تھا۔ ہمارا قومی پرچم مسلم اور غیر مسلم کے فرق کو واضح کرتا ہے اس کے باوجود وہ مذہبی پرچم کی بجائے قومی پرچم ہی کہلاتا ہے۔ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج ہونے سے شناختی کارڈ بھی مذہبی نہیں قومی شناختی کارڈ ہی رہے گا۔ قومی شناختی میں مذہب کے خانہ سے الرجک ہونے والے یہ کیوں

چہرے کے داغ دھبے دور کیجئے ○ قد بڑھائیے

چھائیاں، کیل، چہرے کے داغ، کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں۔ جسم کو موٹا، مضبوط، طاقتور، خوبصورت، سمارٹ، دلکش بنانے [illegible]

[illegible] قد بڑھانے

پُروقار شخصیت بنانے۔

بالوں کا گرنا، گنجا پن، مخصوص امراض

گرتے بال روکنے، نئے بال اگانے، گنجا پن دور کرنے، بالوں کو سیاہ، لمبا گھنا، ملائم، خوبصورت بنانے، [illegible] چہرے کے کیل چھائیاں [illegible]

[illegible]

فون نمبر — 680800

ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی

رجسٹرڈ گورنمنٹ آف پاکستان

[illegible] فیصل آباد

پوسٹ بکس نمبر 38800

بھول جاتے ہیں کہ قومی پاسپورٹ کے مجوزہ فارم اور قومی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ درج ہے۔ اگر قومی پرچم اور قومی پاسپورٹ جو مسلم اور غیر مسلم کا فرق واضح کرتے ہیں ان کی موجودگی میں ملکی سلامتی اور یکجہتی کو کبھی خطرہ لاحق نہیں ہوا تو یقیناً قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج سے کوئی قیامت نہیں آئے گی۔ حالیہ فیصلہ کی مخالفت کرنے والوں کو سوچنا چاہئے کہ جن فارموں کی بنیاد پر شناختی کارڈ بنتا ہے اس میں مذہب کا خانہ موجود ہے۔ اصولی طور پر قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہونا چاہئے تھا بالکل اسی طرح جیسے پاسپورٹ فارم میں مذہب کے خانہ کی بنیاد پر قومی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ رکھا گیا ہے جس میں پاسپورٹ ہولڈر اپنے مذہب کا نام درج کرتا ہے۔ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ ہونے سے اسے مذہبی کارڈ قرار دینے والوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ قومی پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ درج ہے لیکن اس کے باوجود پاسپورٹ مذہبی نہیں قومی پاسپورٹ ہی کہلاتا ہے۔

مسلم اور غیر مسلم کا امتیازی جداگانہ انتخاب کی بنیاد ہے۔ مسیحی اقلیت کے راہنما جداگانہ طریق انتخاب کو اپنا کر مفادات اور مراعات حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ہمارا معاشرتی المیہ ہے کہ انہیں ملنے والی بعض مراعات تو ایسی بھی ہیں کہ ہمارے مسلمان عیسائیوں کے مرہون منت ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہ عجب معاملہ ہے کہ مسیحی حضرات ایک طرف تو جداگانہ طریق انتخاب کی بنیاد پر غیر مسلموں کی انتخابی فہرستوں میں اپنے نام درج کرواتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنا مذہب ظاہر کرنے پر بھی معترض ہیں۔ آخر انہیں اپنے مذہب کے اظہار پر کیا قباحت محسوس ہوتی ہے! جداگانہ طریق انتخاب کی بدولت آج مسیحیوں کو جو حقوق اور آزادی حاصل ہے آج سے کچھ عرصہ پہلے شاید اس کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ مسیحی اقلیت کے راہنما کیا اس امر پر غور کریں گے کہ آیا ایسے حقوق اور آزادی بھارت میں مسلم اقلیت کو حاصل ہے؟ جو انہیں یہاں حاصل ہے۔ مسیحی اقلیت کے رہنماؤں کی آزادی اور جرات کا یہ عالم ہے کہ اب انہوں نے دینی معاملات میں دخل اندازی کے ساتھ کھلم کھلا مذہب کی مخالفت بھی شروع کر دی ہے۔ اقلیتوں کے افراد ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے پاکستانی ہیں اور انہیں بحیثیت اقلیت آئین کے تحت جو حقوق حاصل ہیں شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج ہونے سے نہ تو وہ معطل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ان میں کمی آ سکتی ہے کسی اقلیت کو اکثریت پر اپنا فیصلہ ٹھونسنے کی تحریک، آئینی، قانونی اور اخلاقی طور پر بھی نامناسب ہے۔ ہر شخص اپنے مذہب اور اس کی حقانیت کی بناء پر اپنے مذہب کے اظہار پر فخر محسوس کرتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسیحی راہنماؤں کو اپنے مذہب کی حقانیت اور سچائی پر یقین نہیں اگر ان کے نزدیک ان کا مذہب سچا ہے تو پھر وہ اپنے مذہب کو کیونکر چھپانا چاہتے ہیں؟ اور مذہب کے ظاہر کرنے میں کیوں احساس کمتری کا شکار ہیں؟ بھارتی مسلمان اقلیت کے طور پر انتہائی بے بسی اور بے کسی کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنا مذہب (اسلام) ظاہر کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ مسیحی راہنماؤں کی طرف سے حالیہ فیصلے کے خلاف مخالفت کا طوفان برپا کرنے سے یوں لگتا ہے کہ بطور اقلیت مسیحی آئینی طور پر ملے ہوئے حقوق سے تجاوز کر رہے تھے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ مذہب کے اندراج سے وہ صرف ان حقیقی حقوق تک محدود ہو کر رہ جائیں جو آئینی طور پر ان کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔ یہ صورت حال مسیحی اقلیت کے لئے واقعتاً پریشان کن ہے۔

پاکستان میں مسلم تشخص کے اجاگر کئے جانے میں مسیحی اقلیت ہی کیوں زیادہ مضطرب ہے اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مسلم دنیا اب بیدار ہو چکی ہے۔ روسی استعمار کی بدترین شکست و ریخت کے بعد امریکہ بہادر کے زیر اثر ملکوں میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی بڑھتی جارہی ہے۔ اس کشیدگی کو نظریاتی طور پر روکنے کے لئے اب امریکہ کا صلیبی سامراج بھی امت مسلمہ کے اندر دراڑیں پیدا کر رہا ہے۔

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھائے جانے کے فیصلہ پر مسیحی اقلیت کے راہنما خواہ مخواہ مخالفانہ پراپیگنڈہ کر کے قادیانیوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ وہ جس اقلیت سے ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات کے تحت ان کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ اقلیت آستین کا سانپ ہے۔ اسی اقلیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی گندی زبان استعمال کی ہے کہ خدا کی پناہ، ہم مختصر طور پر چند حوالہ جات بطور نمونہ پیش کرتے ہیں تاکہ قادیانیوں کی حمایت کرنے والی اقلیت کے راہنماؤں کی بند آنکھیں کھل جائیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین..... خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" مکتوبات احمدیہ جلد نمبر ۳ ص نمبر ۲۱ تا ۲۴

"آپ (یسوع مسیح) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ نمبر ۷ حاشیہ)

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شائد کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے" (کشتی نوح صفحہ نمبر ۶۵)

"ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی" (نسیم دعوت طبع دوم صفحہ نمبر ۶۹)

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے شعبہ کمپیوٹر کا افتتاح

ختم نبوت کے شعبہ کمپیوٹر کے افتتاح کی ایک سادہ مگر پروقار تقریب دفتر ختم نبوت کراچی میں ۱۸ نومبر کو سہ پہر منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی تقریب کے مہمان خصوصی تھے جبکہ دیگر شرکاء میں مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا عبدالشکور، مولانا نعیم امجد، مشہور خطاط عبداللطیف، ختم نبوت کے خصوصی معاون محترم محمد اشفاق اور ساؤتھ افریقہ کے مولانا شبیر احمد صاحب شامل تھے جبکہ ان کے علاوہ بھی ختم نبوت کے وابستگان کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے بٹن دبا کر کمپیوٹر کا افتتاح کیا جب حضرت مولانا نے بٹن دبایا تو کمپیوٹر کی اسکرین پر خوبصورت ڈیزائن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نمودار ہوئی، افتتاح کے بعد کمپیوٹر آپریٹر سعید احمد قریشی اور ظہیر احمد قریشی نے موقع پر موجود حضرات کو کمپیوٹر کے سلسلے میں جامع بریفنگ دی جس میں تیکنیکی امور سے لے کر پرنٹ آؤٹ تک کے تمام معاملات شامل تھے۔ افتتاح اور بریفنگ کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے دعا فرمائی۔

حضرت مولانا نے ختم نبوت کے اس نئے شعبے کے افتتاح پر اپنی مسرت کا اظہار فرمایا اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کو مزید ترقی عطاء فرمائی آخر میں مہمانوں کے لئے ایک مختصری ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۷۳۵۰۸۰

قرآن مجید کی فراہمی اور علوم دینیہ کی تعلیم ازبکستانی مسلمانوں کی اہم ضرورت ہے

ہزاروں خواہش مند طلبہ رقم نہ ہونے کی بنا پر پاکستان آنے سے محروم ہیں' ہزاروں ویران مساجد اذان اور نماز کے لئے نمازیوں کی منتظر ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کے تاثرات

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک اعلیٰ سطحی وفد جس کی قیادت مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کر رہے تھے اور جو مفتی اعظم پاکستان مولانا رفیع عثمانی رکن وفاق المدارس العربیہ پاکستان' معتمد خصوصی حضرت بنوری ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' سابق وزیر مذہبی امور پنجاب قاری سعید الرحمٰن' لندن دفتر کے نگران عبدالرحمٰن یعقوب باوا' دعوت و ارشاد بحرین کے مولانا محمد احمد خان' حرکۃ المجاہدین سندھ کے امیر مولانا محمد مسعود اظہر اور اقراء کے مولانا محمد جمیل خان پر مشتمل تھا' نے گذشتہ دنوں ازبکستان کے تاریخی شہروں تاشقند' سمرقند' بخارا' خوقند کا تفصیلی دورہ کیا اور اس دورہ کا مقصد ازبکستان کے مسلمانوں کو قرآن مجید اور دینی کتب کی فراہمی' دینی مدارس اور قرآنی مکاتب کا قیام' ازبکستانی طلبہ کے لئے پاکستان میں دینی تعلیم کی سہولت اور لادین اور باطل گروہوں خصوصاً" قادیانی گروہ کی طرف سے ازبکستانی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششوں کا سدباب تھا۔ اراکین وفد نے ان تاریخی شہروں میں مقدس مقامات کی زیارت کے ساتھ مفتی اعظم ازبکستان اور امور دینیہ کے سربراہ مفتی محمد صادق' سمرقند' امور دینیہ کے سربراہ مولانا مصطفیٰ قل' امور دینیہ' امور خارجہ محمد عثمان مدرسہ کوکتاش کے علماء کرام مولانا محمد امین' مولانا محمد علی' نہضتہ العلماء ازبکستان کے سربراہ حاجی عبداللہ اوتا' بخارا کے ڈپٹی گورنر سے ملاقات کے علاوہ امور دینیہ کے زیر اہتمام پورے ازبکستان کی تمام ریاستوں کے علماء کرام کے نمائندہ اجلاس اور مختلف تقاریب سے خطاب کیا وفد کو بتایا گیا کہ ستر سالہ ظلم اور بربریت کے دور میں لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا گیا ہزاروں علماء کرام کو پھانسی دی گئی۔ سائبیریا کے ٹھنڈے جہنم میں جھونک دیا گیا تمام مسلم ریاستوں کی مساجد اور مدارس اور خانقاہوں کو گوداموں اور دکانوں میں تبدیل کر دیا بزرگان دین کے مزارات سیل کر دیئے گئے تھے۔ مسلمانوں کے لئے اپنے ایمان کی حفاظت ہاتھ میں انگارہ رکھنے کے مترادف تھا لیکن الحمدللہ ازبکستان کے اسی فیصد مسلمانوں نے اپنے ایمان کو خفیہ طور پر محفوظ رکھا چھپ چھپ کر نمازیں ادا کیں اپنی اولاد کو تہجروں اور بند کمروں میں قرآن مجید اور ضروری علوم دین کی تعلیم دی۔ انہوں نے بتایا کہ پورے ازبکستان میں مساجد کی آبادی اور مدارس اور مکاتب کے قیام کا سلسلہ شروع ہے لیکن ہمارے پاس نہ کتابیں ہیں اور نہ ہی قرآن مجید وہ خطہ جہاں سے احادیث اور فقہ کی تمام بڑی کتابیں مدون ہوئیں اور تصنیف ہوئیں آج اس خطہ کے مسلمان اپنے علاقے کی مدون کتابیں بخاری شریف' ترمذی شریف' ہدایہ اور دیگر کتابوں کے لئے ترس رہے ہیں ہمارے مسلمان گھرانے ایک قرآن مجید کے حصول کے لئے بے تاب ہیں ایک کروڑ سے زائد مسلمان گھرانے قرآن مجید سے محروم ہیں ہزاروں طلبہ وسائل نہ ہونے کی بناء پر دینی تعلیم حاصل نہیں کر پا رہے ازبکستان کے غریب لوگ ہزاروں روبل خرچ کر کے پاکستان اور دیگر ممالک میں تعلیم کے لئے جانے کی استطاعت نہیں رکھتے آج ہر گھر کی ضرورت قرآن مجید ہے عالم اسلام کو عموماً" اور علماء کرام کو خصوصی طور پر ہماری طرف توجہ دینی چاہئے وزیر اعظم پاکستان نے امام بخاریؒ کے مزارات سے متصل مدرسہ کے لئے امداد کا اعلان کیا تھا لیکن تاحال ہم تک وہ امداد نہیں پہنچی وفد کے ارکان نے ازبکستان کے علماء کرام کی اپیل پر لبیک کہتے ہوئے یقین دلایا کہ ہمارے دورہ کا مقصد ہی یہی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کی یادگاروں کی زیارت کریں جن کے طفیل میں قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے علوم عطا ہوئے ہیں ان محسنین کی سرزمین کا حق ادا کریں اس سرزمین کی نشاۃ ثانیہ ہماری آرزو اور فریضہ ہے ہم اس سرزمین کا حق ادا کرنے کے لئے آئے ہیں قرآن مجید اور کتب احادیث و فقہ کی فراہمی اور مدارس اور مکاتب کے قیام میں ہر ممکن تعاون کیا جائے گا پاکستان کے دینی مدارس اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان انشاء اللہ ازبکستان کے طلبہ کو ہر قسم کی تعلیمی سہولت فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پاکستان کے اہل خیر کے تعاون سے دینی مدارس ان طلبہ کی تعلیمی کفالت کے ساتھ سفری کفالت کا بھی انتظام انشاء اللہ کریں گے ہم ازبکستان کے علماء کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ازبکستان اور دیگر مسلم ریاستوں میں اپنا کردار ادا کریں ہر مسلمان گھر میں قرآن مجید اور نبی کرام صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی کتابوں کا اہتمام کیا جائے۔ تمام سابقہ مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ نئے علاقوں میں بھی مساجد کا قیام عمل میں لایا جائے۔ سمرقند اور بخارا کا سابقہ علمی مقام اور وقار کو بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ پاکستان کے تمام علماء کرام ازبکستان کے علماء کرام کے شانہ بشانہ ان کی انقلابی جدوجہد میں بھی شریک ہیں۔ جس طرح بخارا میں قادیانیوں کے مرکز کے قیام کی کوششوں کو ناکام بنا دیا گیا اسی طرح تمام ریاستوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا بھرپور تعاقب کیا جائے۔ فوری طور پر ایک ہزار طلبہ کی فہرست تیار کی جائے تاکہ ان کی تعلیم کا بندوبست کیا جا سکے انشاء اللہ العزیز پاکستانی علماء کرام اور ازبکستانی علماء کرام کے درمیان یہ تعاون دونوں ملکوں میں دینی علوم کی اشاعت میں اہم کردار ادا کرے گا۔ وفد کے ارکان نے امور دینیہ ازبکستان اور نہضتہ العلماء ازبکستان اور مدرسہ کوکتاش کی مہمان نوازی کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

●●

پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کی انتظامیہ کے اسلام دشمن رویہ کی پرزور مذمت

اسماعیلیہ نمازی خدمت کمیٹی ٹرسٹ کے جنرل سیکریٹری جناب مولانا اکبر علی غلام حسین نے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل ورکرز (سی بی اے) کی درخواست جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رد کرتے ہوئے قادیانی سازشوں و اسلام دشمن رویہ اپنانے پر ہوٹل انتظامیہ پر لعن طعن کرتے ہوئے ہوٹل کے مالک صدرالدین ہاشوانی آغاخانی اور ایم اے لودھی کو سارے کھیل کا موجب قرار دیا۔ دریں اثناء ورکرز یونین (سی بی اے) کے مطالبات دینی تقاضوں کے عین مطابق ہونے کی بناء پر قابل حمایت ہیں ہر مسلمان کو اس کی مدد میں دامے درمے سخن تعاون کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مظلوم کی مدد کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے جبکہ ورکرز یونین پر دینی استحصال کیا جا رہا ہے اس لئے یہ زیادہ مدد کے مستحق ہیں۔

●●

سرجانی ٹاؤن کی جامع مسجد عثمان غنیؓ میں
مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا کا خطاب
○ شبان کے یونٹ کا قیام

کراچی ... گذشتہ جمعۃ المبارک کو مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے جامع مسجد عثمان غنیؓ مدرسہ جامعہ عثمانیہ

سرجانی ٹاؤن سیکٹر ۴-بی یونیورسل کالجز میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ پر کسی قسم کی رعایت نہ برتی جائے انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ موجودہ حکومت مسلمانوں کی ہے لیکن کلیدی عہدوں پر اب بھی قادیانی مرتد فائز ہیں ان کو ہٹانے سے ہی ملکی سلامتی وابستہ ہے۔ آپ نے مجمع سے اپیل کی کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے اور آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حصول شفاعت کے لئے میدان میں آجیے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کیجئے اور فتنہ قادیانیت کا مقابلہ کیجئے۔ انہوں نے وہاں شبان ختم نبوت کے یونٹ کا افتتاح کیا دیگر شرکاء کے علاوہ جاوید احمد' محمد عمران' محمد عامر اور اشفاق حسین بھی شامل تھے۔

غیر مسلموں کے معاملات میں ان کے مذہب کی رعایت ہونی چاہیے

اس لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا ہے' اقلیتوں کا واویلا ناقابل فہم ہے

قادیانی انہیں احتجاج پر ابھار رہے ہیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی تقریر

کراچی (جنگ نیوز) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مختلف مذہبی و سیاسی جماعتوں اور علمائے کرام کے دیرینہ مطالبہ پر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا اور اس کا مقصد ہر پاکستانی کے مذہب کا تعین اور امتیاز ہے تاکہ ہر پاکستانی شہری کو اس کے مطابق حقوق دیئے جائیں اور اس کے معاملات میں اس کے مذہب کی رعایت کی جائے اس لئے اس مسئلہ پر غیر مسلم اقلیتوں کا واویلا اور احتجاج ناقابل فہم اور محل نظر ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما عیسائیوں اور غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ شناختی کارڈ کے مسئلہ پر سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور پاکستان میں افراتفری کی صورت حال پیدا نہ کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ باب الرحمت کراچی میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ دنیا میں ہر مذہب کے متعلق شخص اپنے مذہب کے اظہار پر فخر محسوس کرتا ہے لیکن ہمارے غیر مسلم دوست مذہب کے تشخص اور اظہار کو مذہبی عصبیت سے تعبیر کر رہے ہیں ایک طرف جداگانہ انتخاب کے ذریعہ غیر مسلم علیحدہ اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں پاکستان میں اقلیتوں کے لئے علیحدہ قوانین ہیں مخصوص معاملات میں ان کے مذہب کا احترام کیا جاتا ہے اور جب اس کے عملی اقدامات کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا تو اسلامی حقوق کے بعض نام نہاد علمبردار قادیانیوں کی شہ پر غیر مسلم اقلیتوں کو احتجاج پر ابھار رہے ہیں جو ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے میں اضافے کے خلاف جو اس وقت احتجاج ہو رہا ہے وہ چند شرپسند عناصر کی پشت پناہی کی بناء پر ہو رہا ہے اس سے غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق پر کوئی زد نہیں پڑتی دراصل قادیانی اس فیصلے کے بعد بوکھلا کر دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو احتجاج پر ابھار رہے ہیں میں تمام غیر مسلم اقلیتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں اجلاس سے ناظم نشریات مولانا اللہ وسایا لندن دفتر کے انچارج عبدالرحمن یعقوب باوا' کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی نے بھی خطاب کیا۔ ●●

پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کی انتظامیہ کے سیرت النبیؐ کے جلسہ کی اجازت نہ دینے اور ورائٹی پروگرام منعقد کرنے کی پر زور مذمت

کراچی.....پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کراچی ورکرز یونین (سی بی اے) کے جنرل سیکرٹری نصیر احمد ملک نے ایک پریس ریلیز میں بیان جاری کیا ہے کہ یونین (سی بی اے) کی ایک معمولی کال پر کارکنوں کو متنبہ کیا گیا تھا کہ کوئی عہدیدار یا ممبر بشمول کونسلر حضرات ڈیوٹی کے دوران اپنی ڈیوٹی کی جگہ نہ چھوڑیں ڈیوٹی کے بعد ہوٹل کی حدود میں کسی قسم کی سرگرمیوں میں قطعی حصہ نہ لیں کیونکہ معزز ممبر نیشنل انڈسٹریل ریلیشن کمیشن (NIRC) کراچی کیمپ کی عدالت کے جاری کردہ حکم امتناعی کی رو سے ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کی حدود میں کسی قسم کی یونین سرگرمیوں پر پابندی عائد ہے۔ دریں اثناء جلسہ سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اجازت رد کر کے اپنے ڈز فنکشن (ورائٹی پروگرام) کو منعقد کر کے جو بھی اقدام کیا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ ورکرز یونین (سی بی اے) کے عہدیداران' ممبران نے شرکت نہ کر کے جذبہ اسلامی کی اعلیٰ مثال اور اتحاد و یگانگت کا ثبوت فراہم کر کے یونین کو تقویت فراہم کی ہے جس پر پرل کانٹی نینٹل ہوٹل ورکرز یونین (سی بی اے) تمام کارکنوں کی بے حد مشکور ہے۔ خاص کر ان عیسائی کارکنوں کی جنہوں نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پروگرام کو رد کرنے پر بطور مذمت ڈز فنکشن میں شرکت نہیں کی ان کو ہدیہ تشکر پیش کیا ہے۔

بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

وزیر اعظم بنگلہ دیش خالدہ ضیاء کے نام مولوی فقیر محمد فیصل آباد کا ٹیلی گرام

فیصل آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ مسز خالدہ ضیاء وزیر اعظم بنگلہ دیش ڈھاکہ سے اپیل کی ہے کہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے پیش نظر بنگلہ دیش میں بھی قادیانیوں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے ٹیلی گرام میں کہا ہے کہ قادیانی جماعت انجمن احمدیہ بنگلہ دیش بھی نظریہ ختم نبوت اور جہاد کی منکر ہے اور مسلم امہ اور اسلامی نظریات کی نفی کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان گرداننے ہیں اور یہود و ہنود کے ایجنٹ ہیں اور ساری اسلامی دنیا میں تخریب کاری اور دہشت گردی میں ملوث اور سرپرست ہیں جبکہ رابطہ عالم اسلامی نے ۲۰ سال قبل قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا تھا اس کی تائید میں پاکستان دیگر مسلم ممالک نے بھی آئینی طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحریک چلائی تھی اب قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنگلہ دیش کو اس لئے چنا ہے کہ وہاں غربت اور افلاس کے مارے جلد مغلوب ہو جائیں گے اور ان کے جال میں پھنس جائیں گے۔ اس سلسلہ میں بنگلہ دیش قادیانی کی جماعت نے اسلام اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے جس پر غیرت مند بنگلہ دیش مسلمانوں نے احتجاج کیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جس کی اسلامیان پاکستان بھرپور حمایت اور تائید کرتے ہوئے وزیر اعظم بنگلہ دیش سے اپیل کرتے ہیں کہ آئینی طور پر بنگلہ دیش میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تار کے آخر میں کہا گیا ہے کہ دیگر متعلقہ دستاویزات بذریعہ ڈاک کنفرمیشن کے ساتھ بھیجی جا رہی ہیں ٹیلی گرام کی ایک ایک کاپی ہائی کمشنر بنگلہ دیش مقیم پاکستان اسلام آباد' وزیر اعظم پاکستان' وفاقی وزیر مذہبی امور پاکستان اور سیکرٹری جنرل خارجہ امور پاکستان اسلام آباد کو بھی ارسال کی گئی ہے۔ ●●

شناختی کارڈ کے مسئلہ پر عیسائیوں کا واویلا قادیانی سازش ہے

○ عبدالرحمن یعقوب باوا

کراچی..... اہلسنت والجماعت رابطہ کونسل کے ایک پریس ریلیز کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر اور ہفت روزہ ختم نبوت کے مدیر جناب عبدالرحمن باوا سے ملاقات پر ابن عمر ابو عمر نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ شناختی کارڈ میں

مذہب کا خانہ شامل کئے جانے پر عیسائیوں کا بے جا شور مچانا صرف قادیانیوں کی فاسق منصوبہ بندی کا مظہر ہے ورنہ عیسائی افراد از خود "مسیحی" لکھ کر شناخت کراتے ہیں۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ منظور نہ کرنے والوں کا پاسپورٹ میں مذہب کے خانے پر روز اول سے خوش ہونا یقیناً" بین الاقوامی طور پر قابل قبول ہے تو اندرون ملک کیا آفت ہے۔

یہ خالص قادیانی سازش ہے جس میں عیسائی برادری کو فریق نہیں بننا چاہئے۔ دریں اثناء پرل کانٹی نینٹل ہوٹل ورکرز یونین (سی بی اے) کے دینی تنازعہ پر جناب عبدالرحمن باوا نے ابوعمرابن عمر سے مفصل بات کرتے ہوئے کہا کہ یونین (سی بی اے) کا موقف حق بجانب ہے ان کی دینی خدمات پر ہم ہر سطح پر ان سے تعاون کریں گے خاص کر طاہر مسعود (قادیانی لاہوری گروپ) کے ارکان دین میں مداخلت کو ہم اقلیتی افراد کی اکثریت کے دینی معاملات میں مداخلت تصور کرتے ہیں۔ بناء بریں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منسوخی ہوٹل انتظامیہ کی اسلام دشمن سازش قرار دیتے ہوئے انہوں نے پرزور مذمت کی۔

قرآنی آیات کے استعمال پر وہاڑی قادیانی جماعت

کے لیڈر کے خلاف عدالت عالیہ کے حکم پر تھانہ دانیوال میں پرچے کا اندراج

وہاڑی' قادیانی جماعت وہاڑی کے لیڈر عتیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ کے جسٹس راجہ افراسیاب خان کے حکم پر اسلامی شعائر اور قرآنی آیات کے استعمال پر تھانہ دانیوال وہاڑی میں پرچہ زیر دفعہ /۲۹۵ اور ۲۹۸ درج کر لیا گیا ہے۔ استغاثہ کے مطابق ملزم جو کہ اپنے آپ کو تحریک نظام عدل کا کنوینر کہلاتا ہے۔ نے مورخہ ۹۲/۷/۶ کو وہاڑی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس نے اس کانفرنس میں بار بار قرآنی آیات اور دیگر اسلامی شعائر کو استعمال کیا اور حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کی مزید براں مورخہ ۹۲/۷/۲۶ کو عتیق احمد باجوہ نے ڈسٹرکٹ بار وہاڑی کو خطاب کیا جس میں اس نے قرآنی آیات کو اپنے نام نہاد مذموم مذہبی مقاصد کے لئے استعمال کیا۔ عدالت عالیہ میں ملزم کی تقریر کی ویڈیو کیسٹ اور گواہان کی لسٹ پیش کی گئی۔ ۹۲/۱۱/۸ کو عدالت نے کیس کی سماعت کرتے ہوئے ملزم کے خلاف پرچے کے اندراج کا حکم دے دیا ہے۔ ملزم کے خلاف ۹۲/۱۱/۱۰ کو تھانہ دانیوال میں پرچہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ رٹ کی دائری مجلس تحفظ ختم نبوت وہاڑی کے نوجوان لیڈر جاوید اقبال سا فرنے کی اور کیس کی پیروی ملتان کے ممتاز ایڈووکیٹ جناب جاوید اقبال عدم نے کی۔

○○○

پرل کانٹی نینٹل ہوٹل ورکرز یونین عہدے داروں کی مولانا عبدالرحمن باوا سے ملاقات

کراچی.... کراچی ہوٹلز ورکرز فیڈریشن کے چیئرمین محمد اکبر خان نے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل ورکرز یونین (سی بی اے) کے دیرینہ تنازعہ دینی میں ہوٹل انتظامیہ کے اسلام دشمن رویہ پر صلاح مشورہ اور دینی تنظیموں سے رابطہ مہم کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر جناب عبدالرحمن باوا سے ملاقات کی اور اس اہم دینی تنازعہ پر توجہ مبذول کرائی جس پر جناب عبدالرحمن باوا نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مسجد کے تقدس کی پامالی ارکان دین میں مداخلت اور جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منسوخی سے قادیانی لابی کی اسلام دشمنی عیاں ہو گئی ہے اس موقعہ پر انہوں نے مکمل تعاون اور ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی دریں اثناء فنکشن میں موسیقی، رقص و سرود کی محفل بپا کرنے کی ایک اسلامی ملک میں سخت مذمت کی ہے۔

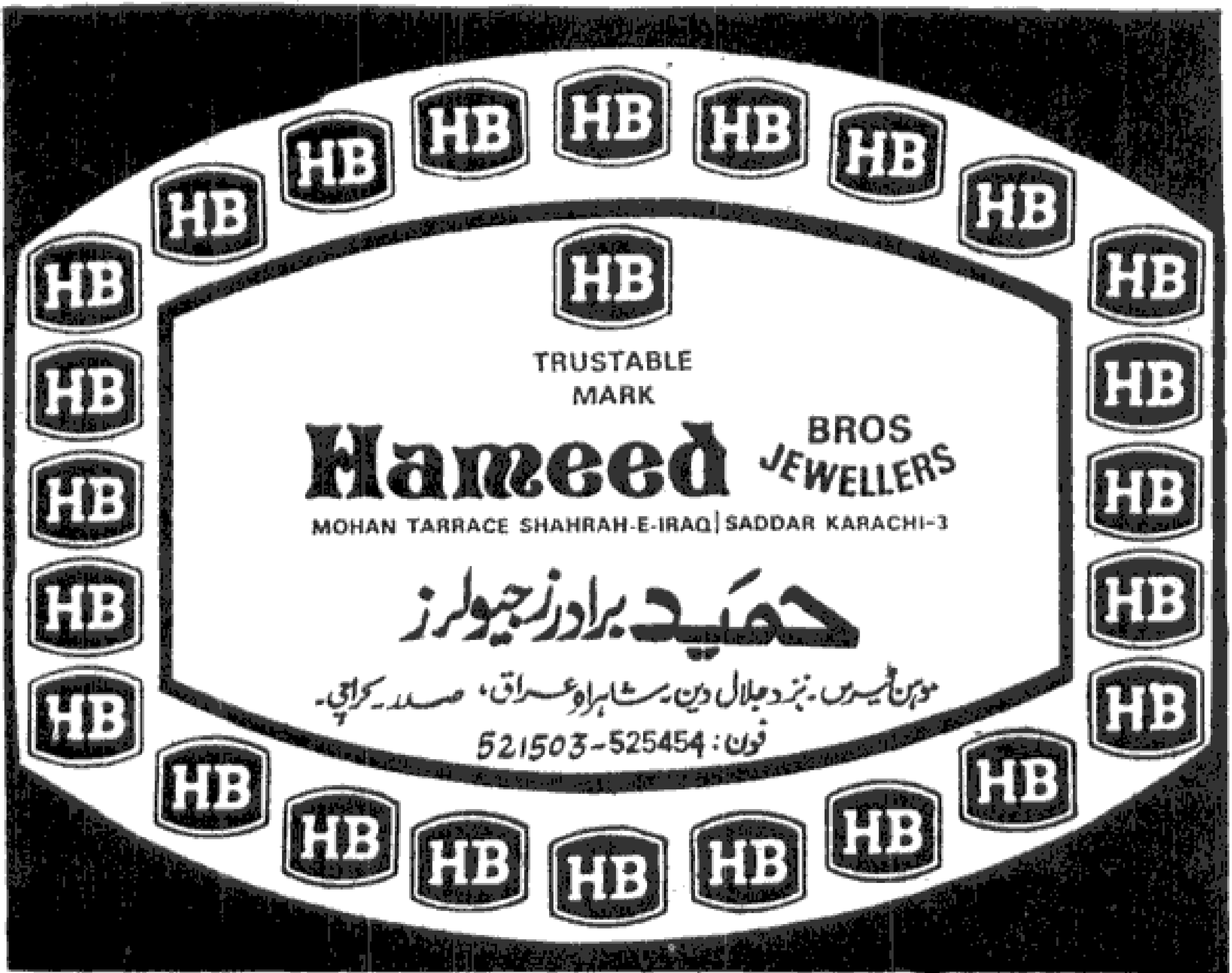

شناختی کارڈ کا مسئلہ

عیسائیوں کا واویلا بے جا ہے۔

شناختی کارڈ کے موضوع پر اخبارات و رسائل کی رائے

شناختی کارڈ...... مذہب کے خانے کا مسئلہ

جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ اگر قومی شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ نہ بنا تو ایک تحریک چلائیں گے کہ کوئی رکن اسمبلی تک نہیں جاسکے گا۔ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ محض ایک شناختی کارڈ کی حیثیت رکھتا ہے جس سے ملک میں موجود مختلف اقلیتوں اور مسلمانوں کی صحیح صحیح تعداد کے معلوم کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور یوں مردم شماری کے ایک نہایت اہم جزو کی تکمیل پوری صحت کے ساتھ ہو سکتی ہے لیکن بعض سیاسی جماعتوں اور اقلیتی حلقوں نے اس پر جو طوفان کھڑا کرنے کی نیو ڈالی ہے اس کا سرے سے کوئی جواز موجود نہیں کیونکہ اگر پاسپورٹ میں مذہب کے اندراج سے بنیادی انسانی حقوق پر کوئی زد نہیں پڑتی تو قومی شناختی کارڈ میں اس خانے کے اضافے سے کون سی آفت آجائے گی مشرقی ممالک میں بالعموم آبادی کی اکثریت کسی نہ کسی مذہب سے وابستگی رکھتی ہے اور اپنے اس تعلق پر یہ لوگ فخر کرتے ہیں اور کبھی اسے چھپانے کی کوشش نہیں کرتے اور اگر اس بات کا اظہار و اعلان انہیں شناختی کارڈ میں بھی کرنا پڑے تو اس میں کوئی چوں چرا نہیں کریں گے اور شاید یہی وجہ ہے کہ بعض مذہبی و سیاسی رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ اس مسئلے پر جو احتجاج زور پکڑ رہا ہے اس کے پس پردہ ایک ایسی غیر مسلم اقلیت کا ہاتھ کام کر رہا ہے جو اپنے مخصوص مقاصد کے لئے اس تنازع کو ہوا دے رہی ہے بہر حال معاملہ خواہ کچھ بھی ہو یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ اسے بنیادی انسانی حقوق کے اتلاف سے تعبیر کیا جاسکے۔ اس لئے تمام مذہبی اقلیتوں کو اس پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے اور سیاسی رہنماؤں کو بھی اس سوال پر احتجاجی تحریکیں چلانے سے اعراض کرنا چاہئے کہ احتجاجی سیاست سے ماضی میں بھی کچھ حاصل نہیں ہوا اور مستقبل میں بھی اس سے کسی بہتر نتیجہ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

بشکریہ جنگ لاہور

عیسائیوں کا واویلا بے جا ہے

الحمد للہ حکومت پاکستان نے تمام دینی جماعتوں' مذہبی قائدین' علماء کرام اور جمہور مسلمانوں کے ایک دیرینہ مطالبہ کو دانش مندی اور بالغ نظری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اصولی طور پر تسلیم کرلیا ہے ہماری مراد قومی شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج کا حکومتی فیصلہ ہے۔

شناختی کارڈ ایک فرد کی پہچان کا ذریعہ ہے 'وہ کون ہے؟ کہاں پیدا ہوا؟ تاریخ پیدائش کیا ہے؟ شناختی نشان کیا ہے' یہ سب چیزیں ایک فرد کی بحیثیت انسان کے تعارف میں مدد دیتی ہیں جب کہ ہمارے ملک میں آئینی طور پر غیر مسلم اقلیتیں بھی آباد ہیں جن میں قادیانی' عیسائی' ہندو وغیرہ کی ایک بڑی تعداد ہے۔ ہمارے قومی شناختی کارڈ میں دینی نقطہ نظر سے ایک بہت بڑا سقم یہ ہے کہ وہ کسی فرد کی مذہبی شناخت کے سلسلہ میں بالکل غیر مفید بلکہ ضرر رساں ہے جس کی وجہ سے کوئی غیر مسلم پاکستانی بھی وہ تمام مراعات حاصل کرسکتا ہے جو ایک مسلمان کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً بلاد عرب میں ملازمت' حرمین شریفین میں داخلہ' اندرون ملک مسلمانوں کے کوٹہ میں ملازمتیں اور غیر ملکی تبلیغی اسفار وغیرہ چنانچہ قادیانیوں نے غیر مسلم ہونے کے باوجود شناختی کارڈ کے اس سقم سے خوب فائدہ اٹھایا اور بیرونی دنیا میں اپنا تعارف مسلم کی حیثیت سے کروایا۔

علماء کرام اور دینی حلقوں نے اس بنیادی فروگزاشت کی طرف توجہ دلائی اور پورے ملک میں اس مطالبہ کی بازگشت سنی گئی کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے ...... بحمد اللہ حکومت نے حقیقت پسندی اور دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ اور دیگر دینی جماعتوں کے مطالبہ کو تسلیم کرلیا اور شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج کا اصولی فیصلہ کرلیا۔ اس مرحلہ پر مجلس عمل کے قائدین' دینی و سیاسی راہنما' علماء کرام اور عامۃ المسلمین کے ساتھ ساتھ صدر پاکستان' وزیر اعظم اور وزیر داخلہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان سب کے تعاون و تناصر اور افہام و تفہیم سے یہ اساسی مسئلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

مسرت کے اس موقعہ پر لاہور کی بعض ترقی پسند نام نہاد مسلمان خواتین کے ایک احتجاجی مظاہرہ نے ہمیں سخت تعجب اور صدمہ سے دو چار کیا۔ معلوم ہوا کہ یہ خواتین شناختی کارڈ پر مذہب کے کالم کے اضافہ کے سخت خلاف ہیں اور اسے رجعت پسندوں اور "ملاؤں" کی فتح قرار دے رہی ہیں۔ ان کے بقول حکومت "ملائیت" کے سامنے سپر انداز ہو گئی ہے اور یہ اقدام واپس نہ لیا گیا تو پاکستان ایک تھیو کریٹک ملک بن جائے گا۔

شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج کا فیصلہ ایک مثبت اصولی اور حقیقت پسندانہ فیصلہ ہے۔

بعض اقلیتوں کی ایجنٹ' اپنے تجدد و لادینیت کے اظہار اور "ملا" کی آڑ میں اسلام سے دشمنی رکھنے والی آوارہ عورتوں کا یہ مظاہرہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے یکسر خلاف اور کروڑہا مسلمانان پاکستان کے دینی عقائد اور مذہبی جذبات کے سراسر منافی ہے۔

اسلام ایک دین فطرت اور آخری آسمانی ہدایت ہے جس کی اپنی ایک مستقل شناخت اور ضروری تقاضے ہیں۔ اسلام حق و باطل' ہدایت و ضلالت' خیر و شر' معروف و منکر' حلال و حرام' ایمان و کفر' اطاعت و معصیت' طیب و خبیث اور خدا سے محبت و عداوت کے التباس اور وصل و ملاپ کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اس کے لئے اپنے امتیازات ہیں جن کے ختم ہونے یا مٹا دینے سے اسلامی حدود منہدم ہو جاتی ہیں۔ اولیاء رحمٰن اور اولیاء شیاطین کے درمیان کھینچے ہوئے خط و خال کو مٹانا اسلام سے ناواقفیت' جہالت بلکہ بغاوت ہے۔ پوری دنیا کو دعوت اتحاد دینے کے باوجود قرآن کریم نے اپنا تعارف فرقان اور قول فصل کے الفاظ سے بھی کروایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حق و باطل میں فرق کرنے والا اور کفر و اسلام کے لحاظ سے انسانوں کو الگ الگ خانوں میں رکھنے کا قائل ہے۔

اسی قرآن کریم نے افنجعل المسلمین کالمجرمین (کیا ہم ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کو یکساں کردیں گے) فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مومن و کافر کی راہیں جدا کردی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اس فطری تقسیم و تفریق کے مٹانے والوں کو "ما لکم کیف تحکمون" (تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا کہ ایمان و کفر کو ایک بنانے لگے ہو) فرما کر اس حماقت و بے عقلی پر زوردار تنبیہ فرمائی ہے۔

قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ نیک و بد کی یہ تفریق صرف آخرت میں فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر (ایک جماعت جنت میں ہوگی اور ایک انبوہ دوزخ میں ہوگا) ہی کی صورت میں نہ ہوگی بلکہ دنیا میں بھی ماننے والوں کی زندگی نہ ماننے والوں سے الگ ہی ہونی چاہئے۔

ارشاد ربانی ہے :

ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملو الصلحت سواء محیاھم و مماتھم ساء ما یحکمون۔

ترجمہ: "یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا۔ کیا ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہے؟ یہ برا حکم لگاتے ہیں۔"

قرآن کریم کی نظر میں نیک کردار و بدکردار میں ایسے ہی

امتیاز و فرق ہے' جیسے اندھے اور بینا میں' ارشاد باری ہے: ما یستوی الاعمیٰ والبصیر والذین آمنوا و عملوا الصلحت والا المسیئ قلیلا ما تذکرون۔

ترجمہ: اور بینا اور نابینا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور بدکار باہم برابر نہیں ہو سکتے۔ تم لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہو۔

قرآن کریم کی ان تصریحات سے واضح ہے کہ قرآن کریم انسانی اتحاد ہونے کے باوجود ادیان اور اہل ادیان میں تفریق و امتیاز ہی کا حامی ہے۔ واضح رہے کہ ہر صداقت کے مٹنے کا پہلا قدم یہی رفع امتیاز اور برائی کے ساتھ التباس و اختلاط ہی ہوتا ہے۔

جو حضرات (اور خواتین) صرف شناختی کارڈ پر مسلم و غیر مسلم کی تفریق و امتیاز پر چیں بہ جبیں ہیں۔ انہیں قرآن کریم کے ان واضح ارشادات و ہدایات پر غور کرنا چاہئے کہ مسلم و غیر مسلم میں یہ امتیاز احکم الحاکمین کا ہے یا "ملا" کی خود ساختہ بات ہے؟..... اسلام جس طرح خدا کے ماننے والوں کو خدا کے دشمنوں کے ساتھ التباس و اختلاط سے منع کرتا ہے بعینہ اسی طرح وہ تحفظ حدود مراتب کے لئے اسلامی سلطنت میں بسنے والے غیر مسلموں کو بھی اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ حالت کفر مسلمانوں کی صورت و ہیئت اختیار نہ کریں تاکہ ہر قوم کی اپنی اپنی خصوصیات نمایاں ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے لئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس حکم نامہ میں بڑی رہنمائی ہے جو آپ کی قلمرو خلافت میں مشتہر اور عملاً "نافذ" کیا گیا اور جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کافر اور مسلمان میں باعتبار مذہب و معاشرت کھلا امتیاز ہونا چاہئے۔ عہد فاروقی میں ہر ذمی کافر سے جو عہد لیا جاتا تھا وہ درج ذیل ہے۔ (طوالت سے بچنے کے لئے اس فاروقی حکم نامہ کا صرف ترجمہ پیش خدمت ہے۔)

"ہم مسلمانوں کی توقیر کریں گے۔ ہم اپنی مجلسوں سے کھڑے ہو جائیں گے' اگر وہ بیٹھنے کا ارادہ کریں گے ہم نے ان کے ساتھ لباس کی کسی چیز میں مشابہت نہ کریں گے' ٹوپی ہو یا عمامہ جوتے ہوں یا سر کی مانگ' ہم ان کا سا کلام نہ کریں گے ہم ان کی سی کنیتیں نہ رکھیں گے۔ ہم زین پر گھوڑے کی سواری نہ کریں گے تلوار نہ لٹکائیں گے۔ کوئی ہتھیار نہ رکھیں گے۔ ہم اپنی مہروں کے نقش عربی میں کندہ نہ کرائیں گے۔ شراب کا بیوپار نہ کریں گے۔ ہم طرہ (سر کے اگلے حصہ کے وہ بال جو بطور فخر و تزئین کے رکھے جاتے ہیں انگواریں گے (جیسا کہ آج بھی انگریزی بالوں کے نام سے یہ طرہ مشہور ہے) ہم جہاں رہیں گے' اپنی ہی وضع پر رہیں گے۔ ہم اپنے گرجوں پر صلیب کو بلند نہ کریں گے۔ مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں اپنی کتابوں اور صلیب کو ظاہر نہ کریں گے ہم اپنے گرجوں میں ناقوس نہایت ہلکی آواز میں بجائیں گے۔ نہ ہم دعائے استسقاء کے لئے ہجوم لے جائیں گے نہ ہم اتوار کی عید اور اس کا جشن منائیں گے ہم اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہ کریں گے۔

(اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ)

اس فاروقی حکم نامہ کے ایک ایک لفظ سے یہ عیاں ہو رہا ہے کہ جس طرح مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ وہ کفار سے ظاہر و باطنا" کوئی مشابہت اختیار نہ کریں اسی طرح اسلامی حکومت کفار کو بھی مجبور کرے گی کہ وہ کفر پر رہتے ہوئے ایسی وضع اختیار نہ کریں جس سے کافر و مسلم کا امتیاز مٹ جائے۔

شناختی کارڈ تو مسلم و غیر مسلم کے امتیاز کو باقی رکھنے کا بالکل ابتدائی قدم ہے۔ اسلام تو زندگی کے تمام مراحل میں اس امتیاز کو پوری قوت کے ساتھ قائم کرنے کا حکم دیتا ہے جس شخص کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اسلام کا یہ حکم ناپسند ہے وہ اپنے لئے غیر مسلموں کے شناختی کارڈ کے اجراء کی درخواست دے سکتا ہے۔ ہم اس پر انا للہ الخ پڑھنے کے سوا کیا کر سکتے ہیں؟

یہاں ہم پاکستان کے غیر مسلم باشندوں کی خدمت میں یہ ضرور عرض کریں گے کہ اسلام میں اس فرق مراتب کا منشاء ان کے ساتھ ظلم و بے انصافی نہیں۔ آپ کے جائز حقوق جو بحیثیت رعایا آپ کو ملنے چاہئیں ان کی ادائیگی پر سب سے زیادہ زور اسلام ہی دیتا ہے آپ کے جانی و مالی حقوق مسلمانوں کے برابر ہیں۔ کسی مسلمان کو آپ کے جان و مال پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں اور کسی مسلمان حاکم کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ آپ کے نزاعات میں صحیح و منصفانہ فیصلہ نہ کریں۔ عدل و انصاف اور انسانی ہمدردی بلا استثناء سب کے لئے ہے اور عزت و عظمت صرف اللہ اور اہل اللہ کے لئے ہے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون۔

(بشکریہ الخیر ملتان)

قادیانی مذہب کی تصویر کا ایک گھناؤنا رخ

قادیانی یورپ کا سفر زیادہ کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ حرامی یورپ میں ہیں

قادیانیوں کی فلمی اداکاراؤں کے ساتھ تصویریں کیا چغلی کھا رہی ہیں

از: محمد حنیف ندیم

یورپ میں ایک گروہ ہے جسے ہم جنس پرستوں کا گروہ کہا جاتا ہے۔ اس قبیح فعل کو بھی وہ اپنا مذہب ہی کہتے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہمیں آزادی دی جائے یعنی ہمارا مذہب جسے مذہب ہم جنس پرستی "کہا جاتا ہے اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔

صدر بش جس کی حالیہ امریکی الیکشن میں چھٹی ہو گئی ہے اور اس کی جگہ ہمارے ملک پاکستان کی سفیر مسز عابدہ حسین کے ہم عمر مسٹر بل کلنٹن آگئے ہیں (یاد رہے کہ سفیر موصوفہ نے ایک بیان میں کلنٹن کو اپنا ہم عمر نوجوان اور پر جوش کہا ہے) ان کے بارے میں ہم جنس پرستوں" نے "" نیک خواہشات" "اچھے جذبات" کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مسٹر بل کلنٹن ہمارے "مذہبی معاملات" میں مداخلت نہیں کریں گے گویا انہیں اب وہاں "مذہبی آزادی" مل جائے گی۔

یورپ میں ایک اور مذہب بھی ہے جسے مرد و زن کے وصال و اختلاط کا مذہب کہا جا سکتا ہے ان دونوں کے مجموعہ کا نام قادیانی مذہب ہے یہ مذہب متحدہ ہندوستان میں قائم ہوا جس کا مرکز قادیان میں تھا اور جس کا سربراہ مرزا قادیانی تھا جو خود تو جہنم رسید ہو چکا ہے لیکن اس کے بعد اس کے جانشینوں خصوصا" اس کے بیٹے مرزا محمود اور اس کے خاندان نے اس شغل کو جاری رکھا۔

ایک کہاوت ہے " آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے " نہ صرف قادیان کی رائل فیملی اس میں ملوث ہے بلکہ دوسرے قادیانی بھی اس سے پیچھے نہیں ہیں جس کا مظاہرہ وقتاً" فوقتاً" ہوتا رہتا ہے جس پر مذکورہ مثال بھی صادق آتی ہے قادیانی عموماً" سفر یورپ کو بہت زیادہ ترجیح دیتے ہیں ان کے پیشوا مرزا طاہر نے تو مستقل ہی وہاں ڈیرہ ڈال دیا ہے دراصل مذکورہ شغل ہی انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے اس کے علاوہ یورپ میں انہیں دوسرے بے شمار فوائد بھی ہیں مثلاً وہ ہوٹل خریدتے ہیں یا کرایہ پر حاصل کرتے ہیں ہوٹلوں کا یہ کاروبار اپنے لئے نہیں بلکہ ہم جنس پرستوں اور لڑکیوں کے دھندے کے لئے کرتے ہیں .... آپ کو یہ مسئلہ تو معلوم ہو گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو وہ (یقتل الخنزیر) خنزیر کا نام و نشان تک مٹا دیں گے خنزیر کا گوشت انگریز بڑے شوق سے کھاتے ہیں اس کے گوشت کا ہی یہ اثر ہے کہ یورپ میں اپنی پرائی رشتہ دار اور غیر رشتہ دار کی تمیز ختم ہو چکی ہے۔ جتنے حرامی وہاں ہیں شاید ہی دنیا کے کسی حصے میں ہوں۔

اس مذموم کاروبار سے قادیانیوں کو خاطر خواہ آمدنی ہوتی ہے جب کہ ہر قادیانی کے لئے اپنی آمدن کا دسواں حصہ دینا انتہائی ضروری ہے اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو کچھ نہ کچھ ضرور دے خواہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو اگر وہ ایک پیسہ بھی نہ دے تو اس کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ جماعت کو اس کی ضرورت نہیں۔ قادیانی پیشوا چندے پر زیادہ زور دیتے

ہیں زکوٰۃ جو ارکان اسلام میں سے ہے اس کے بارے میں اپنی تقریر و تحریر اور خطبات میں اشارتاً بھی ذکر نہیں کرتے کہ زکوٰۃ دیا کرو ظاہر ہے جسے ۱۰ فیصد مل رہا ہے اسے اڑھائی فیصد لینے کی کیا ضرورت ہے؟

ہاں! تو میں بات کر رہا تھا کہ قادیانی باہر جا کر حرام کا کاروبار کرتے ہیں اور پھر جو آمدنی ہوتی ہے اس کا دسواں حصہ اپنی جماعت کے فنڈ میں جمع کراتے ہیں پچھلے دنوں میری ایک قادیانی سے گفتگو ہوئی دوران گفتگو اس نے کہا کہ ہمارے مرزا جی نے پیش گوئی کی تھی کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا میں نے اس سے کہا کہ یہ کوئی سچائی کی دلیل نہیں مثل مشہور ہے "نیکی تو کوس بدی سو کوس" "شیطان اگر آناً فاناً" دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جا سکتا ہے تو قادیانیت کا پودا اسی کا لگایا ہوا ہے جہاں شیطان جائے گا اس کے پودے کا شیطانی پھل بھی جا سکتا ہے۔

تم دنیا کے کناروں کی بات کرتے ہو عیسائی اور روسی دہریے چاند اور ستاروں پر پہنچ چکے ہیں تو پھر عیسائیوں کو جھوٹا کیوں کہتے ہو وہ بدرجہ اولیٰ سچے ہوئے۔ میں نے کہا تم لوگ نیکی پھیلانے کے لئے نہیں بدی کو فروغ دینے کے لئے جاتے ہو ہوٹل بناتے ہو یا کرایہ پر حاصل کرتے ہو جن میں تفریح اور عیاشی کا جملہ سامان مہیا کیا جاتا ہے رقص و سرود کی محفلیں جمتی ہیں پھر اس سے جو آمدنی ہوتی ہے اسے جماعت کی تبلیغ پر صرف کرتے ہو۔ تو وہ کہنے لگا کہ یہ غلط ہے کہ ہم ایسا کاروبار کرتے ہیں اور اگر کرتے بھی ہیں تو کیا حرج ہے وہ غیر مسلم ملک ہیں وہاں سب چلتا ہے میں نے کہا یہ کیا ہوا کہ پہلے غلط قرار دیدیا اور پھر جائز بھی کر دیا۔ یہ تو بعینہ مرزا قادیانی والی بات ہوئی کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ آپ تو ایسا ضرور کریں گے اس لئے کہ آپ جس کو اپنا نبی مانتے ہیں وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا تھا جس پر یہ شعر صادق آتا ہے جیسے۔

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے یاد رہے
او "گرگٹ" کی طرح رنگ بدلنے والے

میں نے کہا چلتے چلتے ذرا مزید سنئے

۱۔ مرزا قادیانی زانی تھا جس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک مرتبہ مرزا قادیانی کے عیاش بیٹے آنجہانی مرزا محمود نے جمعہ کے "خطبے" کے دوران ایک خط دکھایا اور کہا کہ یہ کسی بیچاری کا لکھا ہوا ہے خط میں ہے کہ ہمیں اعتراض مرزا صاحب پر نہیں کیونکہ وہ ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے جو ہر وقت زنا میں دھت رہتا ہے۔ اس کے جواب میں مرزا محمود کو چاہئے تھا کہ وہ اس خط لکھنے والے کو مباہلہ کا چیلنج دیتا لیکن ایسا کرنے کی بجائے خط کو گول کر گیا تاہم اس خط نے مرزا قادیانی اور مرزا محمود دونوں کا بھانڈا پھوڑ دیا (یہ خط قادیانی اخبار میں چھپ چکا ہے جو ہمارے پاس محفوظ ہے۔)

۲۔ مرزا قادیانی کے گھر میں نوجوان لڑکیوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا حتیٰ کہ مرزا کی موجودگی میں ننگے غسل ہوتے تھے کچھ عورتیں رات خلوت خانے میں باری باری گزارتی تھی جیسا کہ بھانو نامی لڑکی کا مشہور واقعہ ہے۔ ۳۔ اور سنئے! آپ نے یہ تو کہہ دیا کہ بیرون ملک گندے دھندے میں کیا حرج ہے اصل مسئلہ تو اس حرام آمدنی کا ہے جو اس ذریعے سے حاصل کی جاتی ہے اس سے بھی بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اسی حرام آمدنی کا دسواں حصہ اسلام کے سنہرے نام سے قادیانیت کی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے اور یہ آپ حضرات کے ہاں اس لئے معیوب نہیں کہ آپ کے پیشوا مرزا قادیانی نے اسلام کی تبلیغ کے نام پر ایک کنجنی کے ترکہ کا مال قبول کیا تھا۔

مرزائی:۔ یہ جھوٹ ہے

جواب:۔ میں نہ صرف اس کا حوالہ پیش کر سکتا ہوں بلکہ پہلے میں نے جو باتیں کی ہیں ان کے بھی ثبوت میرے پاس ہیں۔

مرزائی:۔ تم مولوی جھوٹ بولتے ہو اور عبارتیں آگے پیچھے سے کانٹ چھانٹ کر پیش کرتے ہو۔

جواب:۔ اگر میرا کوئی حوالہ غلط ہو یا اس میں کتر بیونت ہو تو میں منہ مانگا انعام دوں گا اور جو سزا دو گے وہ بھی بخوشی قبول کروں گا...... یہ بات سن کر وہ قادیانی بڑبڑاتا ہوا اٹھا اور سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔

قارئین محترم! میں چلا کہاں سے اور چلتے چلتے کہاں سے کہاں پہنچ گیا میں آپ کو یورپ لے گیا پھر قادیان گھمایا' مرزا قادیانی کا سراپا اور اس کے بیٹے مرزا محمود کا کردار دکھایا لیکن جو بات میں پیش کرنا چاہتا تھا وہ ابھی پیش نہ کر سکا۔ اس سلسلہ میں آپ کو برطانیہ کے شہر بریڈ فورڈ جانا ہوگا۔ تو لیجئے جناب! چلتے چلتے بریڈ فورڈ آگیا یہاں قادیانیوں کی ایک کمپنی ہے جس کا نام ہے "احمد ٹیکنا کل کمپنی" اس کے بارے میں ہفت روزہ وطن لندن ۵ر تا ۱۱ر ستمبر ۱۹۹۲ء کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔ بریڈ فورڈ (وطن نیوز) گذشتہ دنوں یہاں سینٹ جارج ہال میں ایشین سپر اسٹار شو ہوا جس میں پاکستان کے معروف فلمی فنکاروں اور رقاصاؤں نے شرکت کی اس شو میں کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور پاکستانی فنکاروں کے شو سے بہت محظوظ ہوئے اس شو کے بعد احمد ٹیکنا کل یو کے بریڈ فورڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر مسٹر شفاعت امینی نے فنکاروں اور دیگر احباب کو ایک پر تکلف دعوت دی جسے فنکاروں اور احباب نے بہت سراہا۔

"وطن" نے اس دعوت کی تصاویری جھلکیاں پیش کی ہیں۔

۱۔ ایک تصویر میں مشہور اداکارہ "ریما" جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ہر قسمی اسلامی پابندیوں سے آزاد اور مذہب سے دور ہے اسے نیم برہنہ لباس میں قادیانی شفاعت امینی کے لڑکے جمال امینی کے پہلو میں دکھایا گیا ہے جمال امینی قادیانی لڑکے نے اپنا بازو اس کے دونوں کندھوں پر رکھا ہوا ہے اس تصویر کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے زبان حال سے کہہ رہی ہوں۔ من تو شدم تو من شدی!

تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

۲۔ عذرا جہاں جمال امینی کے باپ شفاعت امینی کے پہلو میں بیٹھی ہے۔

۳۔ تیسری تصویر بھی اداکارہ ریما اور جمال امینی کی ہے لیکن یہ لباس تبدیل کرکے اتروائی ہے لباس دونوں نے تبدیل کیا ہے ایک جگہ کیا یا الگ الگ 'لباس تبدیل کرنے میں کتنی دیر لگی اس بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے وہی زیادہ جانتے ہیں۔

ہم تو یہ جانتے ان تصویروں سے نہ صرف قادیانیت کا بلکہ مرزا قادیانی کی "نبوت" کا چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے اور یہ بات عیاں ہو گئی ہے کہ جس نبی کی امت ایسی ہے اس کا نبی کیسا ہو گا؟ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ شو دو مقصد کے لئے کیا گیا ایک یہ کہ ذہنی اور جسمانی عیاشی کا سامان ہو اور دوسرے اس شو سے جو آمدنی ہوئی وہ قادیانی جماعت کے خزانے میں گئی ہوگی۔ وطن نے جو خبر دی ہے اس میں یہ نہیں بتایا کہ ان فنکاروں نے رات کہاں گزاری اور کس حالت میں گزاری سمجھنے والے سمجھ لیں اشارہ کافی ہے بقول مرزا قادیانی۔ صاف دل کو کثرت اقوال کی حاجت نہیں

اک حرف کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

لیکن خوف کردگار خود مرزا قادیانی میں نہ تھا اس کے پیروکاروں میں کہاں ہو سکتا ہے اگر ہوتا تو مرزا نبوت کا دعویٰ نہ کرتا اور قادیانی اسے اپنا نبی نہ بناتے' نہ ہی ایسے گندے دھندے کرتے جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں اور کردار ان کا مع تصویروں کے ہفت روزہ وطن میں شائع ہو چکا ہے بہرحال احمد ٹیکنا کل کمپنی اور اس کے قادیانی لڑکوں اور قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی اور اس کا بیٹا مرزا محمود آنجہانی جو کردار ادا کر گئے اس سے میری اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے آخر میں قادیانیوں اور ان کے سربراہوں خاص طور پر "وطن" کی خبر پڑھ کر اور تصاویر دیکھ کر کسی شاعر کا یہ شعر یاد آگیا جو میں قادیانیوں کی نذر کرتا ہوں۔ گر قبول افتد ہے عز و شرف۔

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو
مذہب وہ چاہئے کہ زنا بھی حلال ہو

چلتے چلتے! حکومت کی خدمت میں بھی گذارش کروں گا کہ بھانڈوں کے جو طائفے جنہیں عرف عام میں اداکارہ'

مفت مشورہ برائے خدمت خلق | دُبلا پن | قد بڑھایئے
ہمارے پاس شفا کی کوئی گارنٹی نہیں۔ شفا کی گارنٹی صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پچکے گال، دُبلے پتلے کمر و جسم کو مضبوط، سمارٹ، طاقت ور، خوبصورت بنانے
مخصوص امراض | پچکے گال | گنجا پن
فون دکان 680840 فون رہائش 680795
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان محلہ غلام محمد آباد و چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900

اداکارائیں اور فن کار کہا جاتا ہے ان کے بیرون ملک اجتماعی دوروں اور کسی قسم کے شو منعقد کرنے پر پابندی عائد کی جائے کیوں کہ ان کی غلط قسم کی حرکتیں نہ صرف پاکستان جیسی مسلم مملکت کی بدنامی کا باعث ہیں بلکہ دیار کفر میں جا کر اسلام جیسے سچے مذہب کی تذلیل و رسوائی کا بھی باعث بنتی ہیں۔

بقیہ : فلسطینی قیدی

درج نہیں کئے گئے ہوں۔ خوراک اور لباس کے تحائف بھی جیل حکام کے ذریعے دیئے جاتے ہیں جو اکثر قیدیوں تک نہیں پہنچ پاتے۔

صیہونی ہر ممکن تدبیر کرتے ہیں کہ فلسطین کے عوام کا جذبہ حریت ختم کر دیں مثلاً تو ہین کرفیو' اسکولوں اور یونیورسٹیوں کی بندش' فلسطینی معیشت کی تباہی' گھروں میں نظربندی' جلاوطنی' اندرونی جلاوطنی' مظاہرین کو ہلاک کرنا یا ان کی ہڈیاں توڑنا' سیاسی قیدیوں کے کیمپوں اور جیلوں میں نظربندی وغیرہ وغیرہ نظربندوں پر بہیمانہ طریقے سے تشدد کیا جاتا ہے ان پر پولیس کے کتے چھوڑے جاتے ہیں۔ سست الاثر زہر خورانی کے ذریعہ ہلاک' ناقص خوراک دی جاتی ہے۔ ٹی بی اور خارش کے جراثیم اور غیر حفظان صحت ماحول میں رکھا جاتا ہے۔

قیدی عموماً" فلسطینی "ہمکاروں" کی جان مارتے ہیں جو صیہونی تشدد کے سامنے جھک جاتے ہیں یا پہلے سے اشتراک کار کر رہے ہوتے اور اس غرض سے جیل میں لائے جاتے ہیں کہ وہ قیدیوں میں گھل مل جائیں۔ ان کی مخبری کریں اور روحانی و اخلاقی طور پر بھی ان پر اثرانداز ہوں۔ جیلوں میں یہ قیدی خود کو منظم کرتے ہیں اور صیہونی مظالم کا مقابلہ کرنے کے لئے (اگرچہ اسلامی عناصر سے گریز کیا جاتا ہے اور دوسرے گروپ مثلاً فتح وغیرہ) وہ اسرائیلی جیلوں کے خلاف بغاوت اور ہڑتالیں منظم کرتے ہیں تاکہ ان کو اس پر مجبور کیا جاسکے کہ وہ ان سے انسانی سلوک کریں اور ریڈ کراس کے نمائندوں اور ان کے رشتہ داروں کو ملاقاتیں کرنے دیں۔

قیدیوں اور جیلوں کے مابین موقع بہ موقع تصادم ہوتے رہتے ہیں۔ نتیجتاً" صیہونی گولیوں سے بہت سی اموات ہو چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں تازہ ترین جھڑپ' ناشکی جیل میں ہوئی جس میں اسرائیلیوں نے قیدیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے زہریلی گیس اور گولیاں استعمال کیں۔

ان حد سے زیادہ مشکلات کے باوجود اسرائیلی جیلوں اور سیاسی قیدیوں کے کیمپوں میں مقید فلسطینی ثابت قدم ہیں۔ (ہفت روزہ ریڈینس ۱۵ جون ۹۲ء)

بقیہ : بڑھیا سے انٹرویو

آہستہ آہستہ غیروں کی سازشوں کا شکار ہونا شروع ہو گئے۔

اس غداری کے لئے میری سرزمین سے ہی غداروں کا انتخاب کیا گیا جب بھی غیر مجھ پر نگاہ بد ڈالتے تو میری جیالے ان کی آنکھیں کھینچ لیتے تھے مگر اب میری چھاتی سے دودھ پینے والے خود ہی مجھے برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جس مقصد کے لئے سب یہاں پر جمع ہوئے تھے اسے بھلا بیٹھے ہیں۔ اب مسلمان اور پاکستانی کے بجائے کوئی یہاں سندھی ہے 'کوئی مہاجر' کوئی پنجابی ہے کوئی پٹھان۔

روزانہ گھر جلتے ہیں لاشیں اٹھتی ہیں ماؤں' بہنوں کی عزتیں اجاڑی جاتی ہیں جگہ جگہ ڈاکوؤں کی حکمرانی ہے۔ نام نہاد حقوق کے علم برداروں اور وڈیروں نے مجھ پر ظلم و بربریت کی وہ قیامت برپا کی ہوئی ہے جو میں نے سابقہ صدیوں میں بھی نہ دیکھی تھی پہلے مجھے ختم کرنے والے غیر تھے مگر اب اپنے ہی ہیں۔ بڑھیا خاموش ہو گئی اور ہچکیاں لے لے کر رونے لگی مگر وہ اب اکیلی نہ تھی اب ایک کے بجائے دو رونے والے تھے بڑھیا کا دکھ اور بے قراری مجھ سے دیکھی نہ گئی میں اٹھا اور بوجھل قدموں سے چلا ہی تھا کہ وہ پیچھے سے پکاری سنو...... میں اب تھک چکی ہوں صدیوں کا کرب اب مجھ سے ناقابل برداشت ہے۔ میرے وجود کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو ماضی کی طرف پلٹ جاؤ انہی دنوں کو پھر واپس لے آؤ جب تم سب بھائی بھائی تھے۔ بڑھیا خاموش ہو گئی اور میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دور نکل آیا مگر ابھی تک اس کی ہچکیوں کی آواز صاف سنائی دے رہی ہے۔

بقیہ : گناہ کبیرہ وصغیرہ

(۵۱) مچھلی کے سوا کوئی دوسرا جانور مرا ہوا کھانا

(۵۲) حلال اور مذبح جانور کے اعضائے مخصوصہ اور مثانہ اور غدود کا کھانا

(۵۳) حکومت کی طرف سے (بلاضرورت) چیزوں کا بھاؤ مقرر کرنا

(۵۴) لڑکی عاقلہ بالغہ کا اپنا نکاح خود بلا اجازت ولی کرنا (جب کہ ولی بلاوجہ نکاح میں مانع نہ ہو

(۵۵) نکاح شغار (یعنی ایک لڑکی کے مہر میں بجائے روپے پیسے کے اپنی لڑکی دینا اور وہ صورت جس کو ہمارے یہاں عرف عام میں آٹا ساٹا وٹہ سٹہ کہتے ہیں جس میں دونوں لڑکیوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہو وہ اس سے میں داخل نہیں جائز ہے)

(۵۶) زوجہ کو ایک وقت میں ایک سے زائد طلاق دینا زوجہ کو بلاوجہ اور بلاضرورت بائن طلاق دینا (بلکہ رجعی طلاق دینا چاہئے)

(۵۷) بحالِ حیض دینا (خلع کی صورت میں مستثنیٰ ہے)

(۵۸) جس طہر میں جماع کر چکا ہے اس میں طلاق دینا

(۵۹) مطلقہ بی بی سے بذریعہ فعل (جماع وغیرہ کے) رجعت کرنا بلکہ اول رجعت قول سے ہونی چاہئے)

بقیہ : زید بن حارث

بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ قیادت سنبھالیں گے۔ جب یہ لشکر موتہ پہنچا تو کافروں کی فوج مقابلے کے لئے سامنے آئی کافر تعداد میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے مسلمان لشکر نے ان کی تعداد کی پرواہ نہ کی اور ان سے بھڑ گئے۔ عین جب لڑائی پورے زوروں پر تھی حضرت زیدؓ کے سینے میں ایک تیر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ حضرت جعفرؓ نے آگے بڑھ کر علم سنبھالا اور دشمن کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھے بہت سے دشمنوں کو ٹھکانے لگانے کے بعد وہ بھی شہید ہو گئے تو قیادت حضرت عبداللہؓ نے سنبھال لی۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے بھی اپنی جان اللہ کی راہ میں دے دی تو علم کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے سنبھالا اور لشکر کو دوبارہ ترتیب دے کر دشمن پر اس طرح حملہ کیا کہ اس کے پاؤں اکھڑ گئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

بقیہ : اداریہ

کارڈ جن میں مذہب کے خانہ کا اضافہ ہوگا اگلے ماہ یعنی دسمبر سے بننے شروع ہو جائیں گے اور اس سلسلہ میں ہم کسی کی پرواہ نہیں کریں گے۔" انہوں نے سندھ اسمبلی کی قرارداد پر جو ایک عیسائی نے پیش کی تھی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ شناختی کارڈ کا مسئلہ وفاقی مسئلہ ہے اس لئے اس قرارداد کی کوئی اہمیت نہیں۔

مولانا عبدالستار نیازی کو ہم نے بہت قریب سے دیکھا ان کے ساتھ قیام میانوالی کے دوران دورے کئے ہیں وہ ایک عظیم مجاہد اور سچے عاشق رسولؐ ہیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے ہیرو ہیں اس تحریک میں ان کے لئے سزائے موت تجویز ہوئی لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر طرح حفاظت فرمائی۔ ان کی حق گوئی و بے باکی کے ہم ہی نہیں ایک زمانہ قائل ہے ان کے سیاسی اور مذہبی نظریات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ مرد مجاہد ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے شناختی کارڈ کے مسئلہ پر جو مجاہدانہ موقف اختیار کیا ہے وہ عوام کی امنگوں' آرزوؤں اور خواہشات کے عین مطابق ہے جس پر ہم جناب نیازی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نیز علماء اور کمزور نہیں ہونے دیں گے اور ان پر اپنا دباؤ جاری رکھیں گے۔ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی ہمدردیاں اور تعاون ان کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہاں ہم ایک وضاحت بھی کر دینا چاہتے ہیں غالباً" پچھلے سال ہفت روزہ ختم نبوت میں ان کی طرف غلط بات منسوب ہو گئی یقیناً مولانا کی اس سے دل آزاری ہوئی ہوگی ہم اس پر مولانا سے معذرت خواہ ہیں۔

جھوٹا نبی

(مرزا علیہ اللعنت)

محمد ابراہیم اعرابی قصوری (فاضل السنۃ شرقیہ)

عشق نبی میں جس نے بھی، دی ہے جاں مرا نہیں
جس کو ہو جان و دل عزیز، وہ عشق میں کھرا نہیں

نہ مانے جو بصدق دل کہ آپ ہیں ختم الرسل
اس کے ایمان کا شجر اب تک ہوا ہرا نہیں

جھوٹی نبوت کے دعویدار، دنیا میں ہوئے بے شمار
مرزا بھی ان میں ایک ہے، خدا سے جو ڈرا نہیں

بنتا ہے بیوی خدا کی آپ، پھر جنتا ہے عیسٰی کو آپ ہی
کیسا ہے نبی یہ واہیات! شرم و حیا ذرا نہیں

مباہلہ کیا ثنا کے ساتھ کہ جھوٹے کو موت آئے گی
یہ جھوٹا نبی تھا اس لیے کیا ذلت کی موت مرا نہیں؟

جو سچا خدا کا ہو نبی وہ ذلت کی موت پائے کیوں
یہ جھوٹا تھا اس کی ذلیل موت، کیا عبرت کا ماجرا نہیں؟

کر لو خدا سے عہد یہ، نہ چھوڑیں گے ان کا پیچھا ہم
جب تک کہ مرزے کے پیروکار پہنچیں گے تحت الثرای نہیں

اس سے زیادہ خوش نصیب اس جہاں میں ہو گا کون
ختم نبوت پہ جسے کوئی بھی شک رہا نہیں

اعرابی خطا کا پتلا ہے اس کی شفاعت کیلئے
خاتم انبیاء کے بغیر، کوئی بھی آسرا نہیں

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.